سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2014

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2014

(جمعتہ المبارک7،سوموار10،منگل11،بدھ12،جمعرات13،جمعتہ المبارک14۔فروری2014)
(یوم الجمع5،یوم الاثنین9،یوم الثلاثہ10،یوم الاربعاء11،یوم الخمیس12،یوم الجمع13۔ربیع الثانی1435ھ)

سولھویں اسمبلی: چھٹا اجلاس

جلد6: شمارہ جات : 1 تا6

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

چھٹا اجلاس

جمعتہ المبارک،7۔فروری2014

جلد6: شمارہ1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	------------	1
2۔	ایجنڈا	------------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	------------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	11
5۔	نعت رسول مقبولﷺ	------------	12
6۔	چیئر مینوں کا پینل	------------	13

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
	سوالات (محکمہ جات سماجی بہبود و بیت المال، بہبود آبادی اور اطلاعات وثقافت)	
13	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	7-
48	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	8-
62	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	9-
	قرارداد	
63	پاکستان میں امن کی خاطر مذاکرات کے عمل کو تحسین کا پیش کیا جانا ------------	10-
	تحاریک التوائے کار	
66	لاہور میں مسلم لیگ (ن) سے تعلق رکھنے والے ایم پی ایز کو ترقیاتی فنڈز کا اجراء (---جاری) ------------	11-
72	لاہور کی منڈیوں میں چین، برما، سنگاپور اور انڈیا سے خریدے گئے غیر معیاری لہسن اور ادرک سے انسانی صحت کو شدید خطرات کا خدشہ (---جاری) ------------	12-
73	پنجاب یونیورسٹی اور یو ای ٹی لاہور کی انتظامیہ کی جانب سے ہاسٹلز کا سرچ آپریشن کرنے کی وجہ سے مشکوک افراد کا نجی ہاسٹلز کی طرف رجحان میں اضافہ (---جاری) ------------	13-
74	صوبائی دارالحکومت کے قبرستان گندے پانی اور مچھروں کی آماجگاہ میں تبدیل (---جاری) ------------	14-
75	آشیانہ ہاؤسنگ سکیم لاہور کے الاٹی گھر مکمل ہونے کے باوجود قبضہ سے محروم (---جاری) ------------	15-
75	پنجاب کی جیلوں میں ایڈز کے مرض میں اضافہ (---جاری) ------------	16-
	سرکاری کارروائی	
	ہنگامی قانون (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)	
76	ہنگامی قانون (ترمیم) شہری ترقی پنجاب مصدرہ 2014 ------------	17-

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)		
18-	مسودہ قانون لاہور گیریژن یونیورسٹی مصدرہ 2014	-----------	77
	سوموار، 10-فروری 2014		
	جلد 6: شمارہ: 2		
19-	ایجنڈا	-----------	79
20-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	81
21-	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	82
	سوالات (محکمہ جات محنت وانسانی وسائل اور سپیشل ایجوکیشن)		
22-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	-----------	83
23-	کورم کی نشاندہی	-----------	83
24-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (---جاری)	-----------	84
25-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	107
	تعزیت		
26-	سابقہ ایم پی اے سردار خرم نواب کی وفات پر دعائے مغفرت	-----------	125
	پوائنٹ آف آرڈر		
27-	پنجاب کی ضلعی ترقیاتی کمیٹی میں منتخب نمائندوں کی بجائے ہارے ہوئے لوگوں کو شامل کرنا	-----------	126
	توجہ دلاؤ نوٹس		
28-	لاہور: نامعلوم افراد کی فائرنگ سے شہری کی ہلاکت کی تفصیل	-----------	134
	پوائنٹ آف آرڈر		
29-	ایس ایچ او تھانہ کنگن پور ضلع قصور کا عدالتی حکم کے باوجود ایف آئی آر درج نہ کرنا	-----------	141

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار	
30-	پنجاب میں انسانی گردوں کی خرید وفروخت کھلے عام جاری (۔۔۔جاری) ------------	145
	منگل، 11-فروری 2014	
	جلد6: شمارہ:3	
31-	ایجنڈا ------------	147
32-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	149
33-	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	150
	سوالات (محکمہ صحت)	
34-	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات ------------	151
35-	نشان زدہ سوالات اورُان کے جوابات (جوایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	194
	تحاریک التوائے کار	
36-	دریاؤں اور نہروں میں فیکٹریوں اور سیوریج کا پانی ڈالنے سے آلودگی میں خطرناک حد تک اضافہ سے مختلف بیماریوں میں اضافہ (۔۔۔جاری) ------------	221
37-	چک نمبر21/8-R تلمبہ تحصیل میاں چنوں کی رہائشی خاتون رضیہ کتے کے کاٹنے کی دوائی نہ ملنے سے جاں بحق (۔۔۔جاری) ------------	223
38-	ای ڈی او (صحت) لیہ کا عدالت کے حکم کے باوجود برخاست کمپیوٹر آپریٹرز کو بحال نہ کرنا (۔۔۔جاری) ------------	223
39-	گجرات شہر محکمہ اور ٹی ایم اے کے غیر ذمہ دارانہ عمل کی وجہ سے پینے کے پانی کے منصوبے سے محروم ------------	224
40-	اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق حکومتی عدم دلچسپی کی وجہ سے ایڈز کے مرض میں مسلسل اضافہ ------------	225
41-	حکومت پنجاب کی طرف سے شیخ زید ہسپتال لاہور کا بجٹ آدھا کرنے سے ہسپتال مطلوبہ سہولیات سے محروم ------------	229
نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

42-	کپاس کی درآمدی حکومتی پالیسی سے قیمت کم ہونے سے کسان کو شدید مشکلات کا سامنا ------------	230
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قرار دادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
43-	خواتین کے ساتھ ہونے والے سائبر کرائمز کو کنٹرول کرنے کے لئے قوانین میں مناسب ترمیم کا مطالبہ ------------	232
44-	گھریلو ملازمین پر ہونے والے تشدد کی روک تھام کے لئے قانون سازی کا مطالبہ ------------	234
45-	سرکاری ملازمین کی ریٹائرمنٹ پچیس سالہ سروس کی بجائے بیس سال کرنے کا مطالبہ ------------	235
46-	صوبہ میں جعلی اور غیر رجسٹرڈ ادویات بنانے والے افراد کے خلاف سخت سے سخت سزا مقرر کرنے کا مطالبہ ------------	237
47-	صوبہ میں تدفین کے لئے مفت قبر کی فراہمی کا مطالبہ ------------	241
48-	وزیر اعلیٰ کا ایوان سے خطاب ------------	245
	بدھ، 12-فروری 2014	
	جلد 6: شمارہ: 4	
49-	ایجنڈا ------------	265
50-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	267
51-	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	268
	سوالات (محکمہ لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ)	
52-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	269
53-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	310
نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

تحاریک التوائے کار

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
54۔	چلڈرن ہسپتال لاہور میں Bone Marrow Transplant Centre شروع نہ ہونے کی وجہ سے تھیلیسیمیا کے مریضوں میں اضافہ	------------	329
55۔	عملہ کی ملی بھگت سے کمالیہ کے جنگل سے لکڑی چوری اور کوئلہ کی بھٹیوں سے حکومت کو کروڑوں روپے کا نقصان	------------	331
56۔	لاہور میں اغواء اور کار چھیننے کی وارداتوں میں مسلسل اضافہ	------------	332
57۔	ایل او ایس سے ملتان روڈ لاہور کی تعمیر کے نقشے اور منصوبے کو تبدیل کرنے سے لوگوں کو شدید پریشانی کا سامنا	------------	334
58۔	پنجاب ٹیکنیکل بورڈ لاہور جیسا ادارہ جنوبی پنجاب میں بھی بنانے کا مطالبہ	------------	334
59۔	مزنگ لاہور کے رہائشی عبدالحمید کی بیٹی ماریہ جہیز نہ لانے کی بناء پر سسرالیوں کے ہاتھوں قتل	------------	336
60۔	لاہور میں مرغی کی باقیات کے مضر صحت تیل کی کوکنگ آئل کے رُوپ میں کھلے عام فروخت	------------	337
61۔	بصیرپور اور گردونواح کے متعدد سکولوں میں فرنیچر کا فقدان	------------	338
62۔	حکومت پنجاب کی جانب سے لیپ ٹاپ مرمت کرنے والی کمپنی کو معاہدے کی خلاف ورزی پر 230 ملین روپے عائد جرمانے کو معاف کرنے پر انکوائری کا مطالبہ	------------	339
63۔	ایل ڈی اے شہر میں اپنے اہداف حاصل کرنے میں ناکام	------------	340
	سرکاری کارروائی		
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)		
64۔	مسودہ قانون کمیشن برائے مقام نسواں مصدرہ 2013	------------	348
65۔	کورم کی نشاندہی	------------	378
66۔	مسودہ قانون کمیشن برائے مقام نسواں مصدرہ 2013 (۔۔۔جاری)	------------	378

جمعرات، 13-فروری 2014

جلد 6: شمارہ: 5

67- ایجنڈا ------------ 383
68- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------ 385
69- نعت رسول مقبول ﷺ ------------ 386
سوالات (محکمہ جات ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)
70- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------ 387
71- نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------ 426
پوائنٹ آف آرڈر
72- راولپنڈی میں غیر ضروری میٹرو بس کے منصوبے پر خطیر رقم خرچ کرنے کی منظوری ------------ 455
توجہ دلاؤ نوٹس
73- لاہور: شہری کا اغواء برائے تاوان اور متعلقہ دیگر تفصیلات ------------ 460
74- بچیکی ننکانہ صاحب روڈ پر سابق ایم پی اے اور ساتھیوں سے ہونے والی ڈکیتی کی تفصیلات ------------ 463
تحاریک التوائے کار
75- پنجاب میں گنے کی قیمت بڑھانے کا مطالبہ (---جاری) ------------ 465
76- پنجاب گورنمنٹ سرونٹ ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے تحت سرکاری ملازمین اربوں روپے جمع کروانے کے باوجود گھروں کی الاٹمنٹ سے محروم ------------ 469
77- صوبہ میں کرشنگ سیزن شروع ہوتے ہی شوگر مافیا اور مڈل مین کسانوں کو لوٹنے میں مصروف ------------ 472
78- صوبہ میں ڈائریا کی بیماری سے ہلاکتوں میں مسلسل اضافہ ------------ 474

نمبر شمار مندرجات صفحہ نمبر

79- کورم کی نشاندہی ------------ 475

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)

80۔ مسودہ قانون (ترمیم) دکانیں و کاروباری ادارے پنجاب مصدرہ 2013 ------------ 477

81۔ کورم کی نشاندہی ------------ 491

82۔ مسودہ قانون (ترمیم) دکانیں و کاروباری ادارے
پنجاب مصدرہ 2013 (۔۔۔جاری) ------------ 491

جمعتہ المبارک، 14۔فروری 2014

جلد 6: شمارہ: 6

83۔ ایجنڈا ------------ 495

84۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------ 497

85۔ نعت رسول مقبول ﷺ ------------ 498

86۔ سوالات اور تحاریک التوائے کار پر کارروائی کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ------------ 499

سوالات (محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی)

87۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------ 500

88۔ نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------ 534

تحاریک التوائے کار

89۔ ایل ڈی اے کی جانب سے لاہور موہنی روڈ پر واقع کوارٹرز
کی بوگس نیلامی کرنے کی سازش ------------ 554

90۔ لاہور محکمہ مال کی راوی ٹاؤن رجسٹری برانچ کا عملہ کرپشن،
رشوت اور لوٹ مار میں سرگرم عمل ------------ 555

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
91۔	پنجاب یونیورسٹی کی قیمتی زمین ڈائیوو بس سروس اور یونائیٹڈ بنک پاکستان کو دینے کے لئے سرگرمیاں ------------	556

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)

92۔ مسودہ قانون (ترمیم) مالیات پنجاب مصدرہ 2014 ------------ 558

93۔ قواعد کی معطلی کی تحریک ------------ 558

مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)

94۔ مسودہ قانون (ترمیم) مالیات پنجاب مصدرہ 2014 ------------ 560

95۔ کورم کی نشاندہی ------------ 561

96۔ مسودہ قانون (ترمیم) مالیات پنجاب مصدرہ 2014 (۔۔۔جاری) ------------ 562

97۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کی قائمہ کمیٹیوں میں تبدیلی، قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کی مشاورت سے ردوبدل کا اختیار دینے کی تحریک ------------ 565

رپورٹ (میعاد میں توسیع)

98۔ تحاریک استحقاق بابت سال 2013 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------ 567

99۔ اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ------------ 568

100۔ انڈکس

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(41)/2014/1017. Dated. 4th February 2014. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> "In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Friday, 07th February, 2014 at 03:00 pm in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated Lahore, the
04th February, 2014

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،7۔فروری2014

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ جات سماجی بہبود و بیت المال، بہبود آبادی اور اطلاعات وثقافت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

آرڈیننس کا ایوان میں پیش کیا جانا

آرڈیننس (ترمیم) پنجاب شہروں کی ترقی مجریہ 2014

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آرڈیننس (ترمیم) پنجاب شہروں کی ترقی مجریہ 2014 ایوان میں پیش کیا جائے۔

مسودہ قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

مسودہ قانون لاہور گریژن یونیورسٹی 2014

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون لاہور گریژن یونیورسٹی 2014 ایوان میں پیش کیا جائے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار شیر علی گورچانی
وزیراعلیٰ	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	میاں محمود الرشید

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	چوہدری یٰسین سوہل، ایم پی اے	پی پی۔156
2۔	رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان، ایم پی اے	پی پی۔36
3۔	محترمہ صباء صادق، (ایڈووکیٹ)، ایم پی اے	ڈبلیو۔306
4۔	سردار شہاب الدین خان، ایم پی اے	پی پی۔263

3۔ کابینہ

1۔	راجہ اشفاق سرور	:	وزیر محنت وانسانی وسائل
2۔	کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ	:	وزیر تحفظ ماحول
3۔	جناب شیر علی خان	:	وزیر توانائی، کانکنی ومعدنیات*
4۔	جناب تنویر اسلم ملک	:	وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ،

* بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 11۔جون 2013 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (7 تا 14۔فروری 2014) تفویض کیا گیا۔

6

5۔	جناب محمد آصف ملک	:	وزیر جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری
6۔	رانا ثناء اللہ خان	:	وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ وزیر قانون وپارلیمانی امور*
7۔	محترمہ حمیدہ وحید الدین	:	وزیر ترقی خواتین
8۔	جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک
9۔	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر خزانہ، آبکاری ومحصولات*
10۔	رانا مشہود احمد خان	:	وزیر سکولز ایجوکیشن، ہائر ایجوکیشن*، امور نوجواناں* کھیلیں*، آثار قدیمہ اور سیاحت*
11۔	میاں یاور زمان	:	وزیر آبپاشی
12۔	جناب عبدالوحید چودھری	:	وزیر جیل خانہ جات
13۔	ملک ندیم کامران	:	وزیر زکوٰۃ وعشر
14۔	میاں عطاء محمد خان مانیکا	:	وزیر اوقاف اور مذہبی امور
15۔	ڈاکٹر فرخ جاوید	:	وزیر زراعت
16۔	جناب آصف سعید منیس	:	وزیر خصوصی تعلیم
17۔	سید ہارون احمد سلطان بخاری	:	وزیر سماجی بہبود اور بیت المال
18۔	ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر امداد باہمی
19۔	چودھری محمد شفیق	:	وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
20۔	محترمہ ذکیہ شاہنواز خان	:	وزیر بہبود آبادی
21۔	جناب خلیل طاہر سندھو	:	وزیر انسانی حقوق اور اقلیتی امور

7

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	چودھری سرفراز افضل	:	امور نوجواناں، کھیل، آثار قدیمہ و سیاحت
2۔	راجہ محمد اویس خان	:	زکوٰۃ و عشر
3۔	جناب نذر حسین	:	قانون و پارلیمانی امور
4۔	صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی	:	لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ
5۔	حاجی محمد الیاس انصاری	:	سماجی بہبود و بیت المال
6۔	جناب محمد ثقلین انور سپرا	:	اوقاف و مذہبی امور
7۔	محترمہ راشدہ یعقوب	:	ترقی خواتین
8۔	جناب عمران خالد بٹ	:	صنعت، کامرس و تجارت
9۔	جناب محمد نواز چوہان	:	ٹرانسپورٹ
10۔	جناب اکمل سیف چٹھہ	:	تحفظ ماحول
11۔	چودھری محمد اسد اللہ	:	خوراک
12۔	نوابزادہ حیدر مہدی	:	مینجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ
13۔	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان	:	کالونیز، اشتمال املاک، پی ڈی ایم اے
14۔	خواجہ عمران نذیر	:	صحت
15۔	جناب رمضان صدیق بھٹی	:	لوکل گورنمنٹ و کیمونٹی ڈویلپمنٹ
16۔	جناب محمد خُرم گلفام	:	توانائی
17۔	چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ)	:	ایس اینڈ جی اے ڈی
18۔	جناب سجاد حیدر گجر	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر PA:4-18/2013 مورخہ 12۔دسمبر 2013 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

8

19۔ رانا محمد ارشد	:	اطلاعات وثقافت
20۔ میاں محمد منیر	:	آبکاری ومحصولات
21۔ رانا اعجاز احمد نون	:	زراعت
22۔ محترمہ نغمہ مشتاق	:	بہبود آبادی
23۔ جناب احمد خان بلوچ	:	پبلک پراسیکیوشن
24۔ جناب عامر حیات ہراج	:	کانکنی ومعدنیات
25۔ رانا بابر حسین	:	خزانہ
26۔ میاں نوید علی	:	محنت وانسانی وسائل
27۔ جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا	:	مواصلات وتعمیرات
28۔ جناب محمود قادر خان	:	چیف منسٹرا نسپکشن ٹیم
29۔ سردار عاطف حسین خان مزاری	:	خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم
30۔ ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	منصوبہ بندی وترقیات
31۔ سردار عامر طلال گوپانگ	:	سپیشل ایجوکیشن
32۔ مہر اعجاز احمد اچلانہ	:	داخلہ
33۔ چودھری خالد محمود ججہ	:	آبپاشی
34۔ میاں فدا حسین	:	جنگلات،جنگلی حیات وماہی پروری
35۔ چودھری زاہد اکرم	:	کالونیز
36۔ محترمہ شاہین اشفاق	:	کوآپریٹو
37۔ محترمہ مہوش سلطانہ	:	ہائرایجوکیشن
38۔ محترمہ جوئس رُوفن جُولیس	:	سکولزایجوکیشن
39۔ جناب طارق مسیح گل	:	انسانی حقوق واقلیتی امور

9

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

جناب مصطفیٰ رمدے

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	رائے ممتاز حسین بابر
ڈائریکٹر جنرل(پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک

11

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا چھٹا اجلاس

جمعتہ المبارک،7۔فروری2014

(یوم الجمع،5۔ربیع الثانی1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز،لاہور میں شام 5بج کر20منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝١ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝٢ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ
قَلِيْلًا ۝٣ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝٤ اِنَّا سَنُلْقِيْ
عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ۝٥ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ
اَقْوَمُ قِيْلًا ۝٦ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ۝٧ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ
وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝٨ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝٩ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۝١٠

سورة المُزمّل آیات1تا10

اے (محمد ﷺ) جو کپڑے میں لپٹ رہے ہو(1)رات کو قیام کیا کرو مگر تھوڑی رات(2)(قیام)آدھی رات یا اس سے کچھ کم(3)یا کچھ زیادہ اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو(4)ہم عنقریب تم پر ایک بھاری فرمان نازل کریں گے(5)کچھ شک نہیں کہ رات کا اٹھنا(نفس بہیمی کو)سخت پامال کرتا ہے اور اس وقت ذکر بھی خوب درست ہوتا ہے(6)دن کے وقت تو تمہیں اور بہت سے شغل ہوتے ہیں(7)تو اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرو اور ہر طرف سے بے تعلق ہو کر اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ(8)(وہی)مشرق اور مغرب کا مالک(ہے اور)اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو اسی کو اپنا کارساز بناؤ(9)اور جو جو(دل آزار)باتیں یہ لوگ کہتے ہیں ان کو سہتے رہو اور اچھے طریق سے ان سے کنارہ کش رہو(10)

وماعلینا الاالبلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

نسیما جانب بطحا گزر کن
ز احوالم محمد ﷺ را خبر کن
توئی سلطانِ عالم یا محمد ﷺ
زروئے لُطف سُوئے من نظر کن
بہ بر ایں جان مشتاقم در آنجا
فدائے روضۂ خیر البشر کن
مشرف گرچہ شد جامی زلطفش
خدایا ایں کرم بارِ دگر کن

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1۔ چودھری یٰسین سوہل،ایم پی اے پی پی۔156
2۔ رانامنور حسین المعروف رانامنور غوث خان،ایم پی اے پی پی۔36
3۔ محترمہ صباء صادق،(ایڈووکیٹ)،ایم پی اے ڈبلیو۔306
4۔ سردار شہاب الدین خان،ایم پی اے پی پی۔263

شکریہ

جناب سپیکر: سب سے پہلے ہمارے خیبر پختونخواہ سے آئے ہوئے معزز مہمان محترمہ آمنہ سردار صاحبہ، محترمہ مدیحہ تنویر صاحبہ اوران کے ساتھ دوسرے ان کے جو ساتھی ہیں،ان کی بہنیں ہیں میں ان سب کواس پنجاب اسمبلی کے معززایوان میں خوش آمدید کہتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

سوالات

(محکمہ جات سماجی بہبود وبیت المال، بہبودآبادی اور اطلاعات وثقافت)

نشان زدہ سوالات اوراُن کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات سماجی بہبود، بیت المال، بہبودآبادی اور اطلاعات وثقافت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال میاں نصیر احمد صاحب کا ہے۔

جناب محمد عارف خان سندھیلہ: جناب سپیکر!میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں،وقفہ سوالات کے بعد آپ کی بات سنی جائے گی۔بہت شکریہ

جناب محمد عارف خان سندھیلہ: جناب سپیکر! میں اپنے علاقہ کے بہت اہم مسئلے پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: حضور! میں آپ سے گزارش کر رہا ہوں کہ وقفہ سوالات کے بعد آپ کی بات سنی جائے گی۔ جی، میاں نصیر احمد!

میاں نصیر احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 10 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: : جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں خاندانی منصوبہ بندی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*10: **میاں نصیر احمد:** کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں خاندانی منصوبہ بندی اور شرح پیدائش میں کمی لانے کے لئے صوبائی سطح پر منصوبے جاری ہیں تو ان منصوبوں کے نام اور تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) صوبائی حکومت نے خاندانی منصوبہ بندی کے منصوبے کے لئے مالی سال 12۔2011 اور 13۔2012 میں کل کتنی رقم مختص کی تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبائی حکومت کو خاندانی منصوبہ بندی کے لئے بیرون ممالک سے آسان شرائط پر قرضے اور مالی امداد ملتی ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ان قرضوں اور مالی امداد سے متعلق تفصیل ایوان کو فراہم کی جائے؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) صوبائی سطح پر خاندانی منصوبہ بندی کے فروغ اور شرح پیدائش میں کمی لانے کے لئے پانچ سالہ منصوبہ بہبود آبادی پروگرام 15-2010 جاری ہے جس کی کل لاگت کا تخمینہ 18745.620 ملین روپے ہے اور اس منصوبے کے لئے وفاقی حکومت فنڈز فراہم کرتی ہے۔

(ب) صوبائی حکومت نے خاندانی منصوبہ بندی کے منصوبے کے لئے مالی سال 12-2011 اور 13-2012 میں کوئی رقم مختص نہیں کی، تاہم اٹھارہویں ترمیم کے نتیجے میں وزارت بہبود آبادی کے ختم ہونے کے بعد صوبہ پنجاب کو درج ذیل ادارے منتقل ہوئے جن کے

لئے صوبائی حکومت نے مالی سال2012-13 میں فنڈز فراہم کئے جن کی تفصیل جھنڈی(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

1۔ ڈائریکٹوریٹ آف پروڈکشن اینڈ پرنٹنگ یونٹ

2۔ ریجنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ لاہور، فیصل آباد، ساہیوال اور ملتان

3۔ پاپولیشن ویلفیئر ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، لاہور

(ج) صوبائی حکومت کو خاندانی منصوبہ بندی کے لئے بیرون ممالک سے قرضے نہیں ملتے تاہم دیگر ممالک ان منصوبوں کے انعقاد کے لئے مالی معاونت ضرور کرتے ہیں۔

(د) سال2012 میں United Nations Fund for Population Activities(UNFPA) نے درج ذیل سرگرمیوں کے لئے اس محکمے کی معاونت کی۔

1۔ 35ڈسٹرکٹ ڈیموگرافرز کی 4ہفتوں کی تربیت

2۔ علماء اور مذہبی سکالرز کے لئے ورکشاپ کا انعقاد

3۔ دینی مدرسہ میں طلبہ کے لئے آگاہی پروگرام

4۔ اسلام اور خاندانی منصوبہ بندی کے لئے آگاہی بذریعہ میڈیا فورم / مباحثہ / مختلف اشتہار وغیرہ۔

5۔ ورلڈ پاپولیشن ڈے۔

6۔ پروفیشنل ٹیکنیکل کوآرڈینیشن کمیٹی میٹنگز

7۔ ریڈیو پروگرام

علاوہ ازیں سابقا سال2012 میں ڈیرہ غازی خان ڈویژن کے سیلاب زدہ علاقوں میں وزیراعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر امدادی کیمپوں کا انعقاد کیا گیا جہاں فری ادویات کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے UNFPA نے مالی معاونت کی۔

درج بالا سرگرمیوں کی تفصیل جھنڈی(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

رواں مالی سال2012-13 کے دوران فراہم کئے جانے والے فنڈز کی تفصیل

ادارے کا نام	فنڈز (روپوں میں)
ڈائریکٹوریٹ آف پروڈکشن اینڈ پرنٹنگ، لاہور	15.018ملین
ریجنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، لاہور	28.202ملین
ریجنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد	19.735ملین
ریجنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، ساہیوال	14.895ملین
ریجنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، ملتان	19.196ملین
پاپولیشن ویلفیئر ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، لاہور	27.114ملین

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس کے جز (الف) میں کہ پنجاب بھر میں خاندانی منصوبہ بندی اور شرح پیدائش میں کمی کے حوالے سے منصوبہ جات کے بارے میں سوال کیا گیا تھا جس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ اس کے لئے پانچ سالہ منصوبہ بہبود آبادی پروگرام 15-2010 جاری کیا گیا ہے جس کی کل لاگت 18745.620 ملین روپے ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ تقریباً چار سال ہونے کو ہیں اور ایک بہت بڑی رقم اس منصوبے کے لئے رکھی گئی تھی تو کیا ابھی تک ان چار سالوں میں achievements ہوئی ہیں اور وہ کون سے taregets ہیں جن کو اتنی بڑی رقم کے ساتھ meet کر لیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ particular پوچھیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! ان پیسوں کو خرچ کرنے سے particular کوئی بھی achievement ہوئی ہے اور کیا growth rate میں کمی ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: انہوں نے کچھ تو بتایا ہے کہ کس کس مد میں خرچ کیا گیا ہے۔ کیا آپ نے پڑھا نہیں؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میں مد نہیں پوچھ رہا بلکہ میں محکمہ کی کسی بھی achievement کا پوچھ رہا ہوں کہ جس سے ہم سارے ایوان کو share کر سکیں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

وزیر بہبود آبادی (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! Family Population Welfare فیڈرل گورنمنٹ کے پاس تھا، اٹھارہویں ترمیم کے بعد یہ صوبہ پنجاب کو ملا ہے۔ سابق فیڈرل گورنمنٹ کے دور میں اس کے فنڈز release نہیں ہوتے تھے، صرف اتنے فنڈز release ہوتے تھے کہ مشکل سے ملازمین کی تنخواہیں پوری ہوتی تھیں۔ ہمیں سالانہ 1.6 بلین روپے ملتا تھا جو صرف تنخواہوں میں جاتا تھا۔ اس کے علاوہ POL اور محکمہ کو چلانے کے دیگر اخراجات کے لئے یہ funding پوری نہیں تھی۔ اب ہمیں 3.6 بلین روپے ملا ہے، اس میں سے بھی پہلا quarter release ہوا ہے اور ابھی دو quarters کے پیسے release نہیں ہوئے۔ میاں نصیر احمد صاحب جو ہمارے بہت معزز ممبر ہیں میں ان کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ پنجاب کا population welfare سب سے بڑا challenge and crisis ہے، جیسے ہمارے لئے energy and economic crisis ہے۔ میں اس کے لئے آپ سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ:

It is one of the most important issues which the Government of the Punjab has to give ownership and has to give full ownership and full funds and timely releasing of the funds.

جناب سپیکر! میں یہ بھی بتانا چاہتی ہوں کہ structure پورا ہے، ہمارے staff members پورے ہیں لیکن missing facilities پوری نہیں ہیں۔ ہمیں بہت ساری missing facilities کو بھی پورا کرنا ہے مگر جتنی funding ہمارے پاس تھی اس کے مطابق ہم department کو چلا رہے ہیں، یہ چل رہا ہے مگر وہ impact نہیں ہے جو ہونا چاہئے۔

I will again say that this department needs ownership of the Government of the Punjab.

اس کے علاوہ گورنمنٹ کی full fledge support ہو اور اب جو funding release ہو گی تو پھر انشاء اللہ آپ اس کا impact بھی دیکھیں گے اور اس کی کارکردگی بھی دیکھیں گے۔

جناب سپیکر: آپ ہمارے ذمہ کیا لگاتی ہیں؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): آپ کے ذمہ تو میں کچھ نہیں لگا سکتی۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر: جی، اللہ کا شکر ہے۔ جس طرح آپ نے فرمایا ہے۔ (شور و غل)

Order please. Order please.

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس سے مراد یہی ہے کہ اس پانچ سالہ منصوبے میں چونکہ بتایا گیا ہے کہ یہ فیڈرل گورنمنٹ کا تھا اور یہ فنڈز available نہیں ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ اس پانچ سالہ منصوبے پر عمل نہیں ہو سکا۔ میری ان سے یہ گزارش ہے کہ جس طرح پوری دنیا کے اندر پاپولیشن ویلفیئر کے حوالے سے پائلٹ پراجیکٹس چلائے جاتے ہیں، کیا ہماری متعلقہ منسٹری جس میں شاید پیسوں کی بھی ضرورت نہیں ہے، صرف ایک نیت کی ضرورت ہے، ایک پروگرام بنانے کی ضرورت ہے کیا پائلٹ پراجیکٹ کے طور پر ان کا جو اپنا متعلقہ ڈیپارٹمنٹ ہے، جس کے اندر ایمپلائز کے اپنے آٹھ، آٹھ، دس دس بچے ہیں کیا وہ ڈیپارٹمنٹ بطور پائلٹ پراجیکٹ اس پر عمل کر سکتا ہے تاکہ اگلے دس سال کے بعد یہ کوئی achievement بتا سکیں کہ کم از کم اس ڈیپارٹمنٹ میں وہ بندے employees ہیں جنہوں نے اس بہبود آبادی کے منصوبے پر عمل کیا ہے اور ہم نے پائلٹ پراجیکٹ کے طور پر کامیابی سے اس کو مکمل کر لیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پہلے ان کو سمجھ نہیں ہو گی، اب سمجھ آ گئی ہو گی ناں، اب جانے دیں، مہربانی۔ ان کی روزی کا مسئلہ ہے، یہ بات ایسے اچھی نہیں ہے۔

وزیر بہبود آبادی (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! میری بھی یہ آرزو ہے اور ہم سب چاہتے ہیں کہ جیسے ہمارے مسلمان ممالک بنگلہ دیش، ترکی، انڈونیشیا، ایران کے علمائے کرام، سکالرز نے اس ڈیپارٹمنٹ کو کامیاب کرنے کے لئے ساتھ دیا۔ بنگلہ دیش کی پاپولیشن اگر آپ پہلے دیکھتے تو ہم سے کئی گنا زیادہ تھی، انہوں نے بھی کنٹرول کر لیا ہے، ترکی نے بھی کنٹرول کر لیا ہے اور باقی مسلمان ملکوں نے بھی کنٹرول کر لیا ہے۔ اب باری پاکستان کی آ گئی ہے، پاکستان میں بھی اب ہم انشاءاللہ اپنی پالیسی revise کر رہے ہیں۔ پائلٹ پراجیکٹس کی یہ بات کر رہے ہیں، ہم پائلٹ پراجیکٹس بھی رکھیں گے، ساؤتھ پنجاب میں بھی رکھیں گے اور سنٹرل پنجاب میں بھی رکھیں گے۔ ابھی میں نے پانچ اضلاع کا دورہ کیا ہے اور میں نے تمام ضلعوں میں جائزہ لیا ہے اور میں آپ کو مثال بتاتی ہوں کہ اگر آپ روجھان جائیں، راجن پور جائیں وہاں دو دو بیویاں، دس دس بچے ہیں۔ روجھان جائیں وہاں آپ کا سات فیصد literacy rate ہے، جب تک اس ملک میں تعلیم نہیں ہو گی، جب تک ہیلتھ نہیں ہو گی، جب تک clean drinking water کی سہولتیں ہم مہیا نہیں کر سکیں گے تب تک ہمارے یہ issues رہیں گے۔ میاں نصیر صاحب

I would like to tell him that until we all put hands together, it don't resolve these problems. These issues will remain and the time has come

کہ اب ہمیں اس ملک اور پنجاب میں مزید serious ہونا پڑے گا اور ہر ایک فرد کو اپنے اپنے ڈیپارٹمنٹ میں، اپنے اپنے ضلع میں، تحصیل میں، یونین کونسل میں کام کرنا پڑے گا۔ ایک پائلٹ پراجیکٹ یا ایک جگہ سے کچھ نہیں بنے گا۔ اب ہم نے سب کو ساتھ لے کر چلنا ہے اور مزید serious ہو کر کام کرنا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ The basic key to a problem and issue is education جب ایجوکیشن ہو جائے گی، jobs create ہوں گی، میں آپ کو کہتی ہوں کہ جب آپ ماں اور بچہ کی صحت کا خیال کریں گے تو آپ کو پائلٹ پراجیکٹ نہیں چلانا پڑے گا، یہی آپ کا پراجیکٹ بن جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ آپ ضمنی سوال پر ہیں؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! کہتے ہیں کہ کوئی کام کرنے سے پہلے خود عمل کرنا چاہئے۔ خود عمل کریں تو پھر کسی کو نصیحت کی جائے تو کیا حکومت کوئی ایسا ارادہ رکھتی ہے کہ حکومت اور اپوزیشن میں جو لوگ ہیں ان سب کو کسی ایسے پراجیکٹ میں شامل کیا جائے تاکہ ان کو نصیحت کی جائے کہ یہ بھی دو دو بچے ہی رکھیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بھی آئے ہیں ماشاء اللہ۔ یہ آج سارا سرگودھا کا ہی کام ہے۔ (قہقہے)

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ میں نے عرض یہ کرنی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ ماشاء اللہ funds release ہو رہے ہیں۔ میں نے یہ پوچھنا تھا کہ جو practical measures ہیں for reducing the population medical point of view وہ لے رہے ہیں جو ہم یہ سمجھیں کہ اس کی effective enforcement ہو گی۔

وزیر بہبود آبادی (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): زور سے بولیں، مجھے سنائی نہیں دیا ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ محترمہ منسٹر صاحبہ نے کہا ہے کہ funds release ہو گئے ہیں یا release ہو رہے ہیں، پائپ لائن میں ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ کیا وہ tradition style میں فنڈز آئے اور چلے گئے، کیا انہوں نے کوئی ایسی پلاننگ کی ہے کہ effective enforcement ہو جو population planning policies ہیں، particularly with reference to medical treatment کہ کیا کوئی ایسا انہوں نے پلان کیا ہوا ہے کہ ہم نے یہ کرنا ہے یا ہم نے یہ مہم launch کرنی ہے، اس طریقے سے ہم نے population کو reduce کرنا ہے؟ میرے خیال میں کوئی ایسی proper planning enforcement ہے اور نہ ہی کوئی policy ہے یہ ایسے ہی casual manner میں ہے۔ میں سمجھتا ہوں اور میں نے یہ دیکھا بھی ہے کہ 2010 سے لے کر onward population planning کے زمرے میں بہت کم funds رکھے گئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ population explosions کو جتنی دیر تک ہم check نہیں کریں گے اتنی دیر تک ہمارے کوئی بھی social economic issues جو ہیں وہ settle نہیں ہو سکتے۔ مجھے آج بھی یہ محسوس ہوا ہے کہ casual manner میں ہم آگے جا رہے ہیں۔ میں محترمہ

منسٹر صاحبہ سے پوچھنا چاہوں گا کہ for effective enforcement وہ کیا measures لے رہے ہیں؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! میں معزز ممبر طاہر احمد سندھو کا شکریہ بھی ادا کرتی ہوں کہ وہ کہتے ہیں کہ جو ہمیں funds ملے ہیں وہ کافی نہیں ہیں I agree with him population welfare growth rate کو کنٹرول کرنے کے لئے آپ سوچ ہی نہیں سکتے کہ ہمیں کتنی funding کی ضرورت ہے، جتنی زیادہ funding ہوگی اتنا زیادہ تیزی سے کام ہوگا۔ دوسرا یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں؟ ہم اپنی policy revise کر رہے ہیں اور جتنے بھی پاکستان کے اندر experts ہیں اس موضوع پر ان کو ہم نے دعوت دی ہوئی ہے۔ ابھی آج بھی ان کی meeting ہو رہی تھی to revise the population policy for the next five to ten years for Punjab اس پر ہم کام کر رہے ہیں اور جو یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم آگے کیا کر رہے ہیں تو ہمارا سوال نمبر 11 آئے گا جس میں ان کو بہت سارے جواب مل جائیں گے کیونکہ I have another question which concerns the answer that you have asked me. I give it to you. Thank you so much.

جناب سپیکر: جی، محترمہ شمیلہ اسلم صاحبہ! سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 143 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع وہاڑی: محکمہ کے ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*143: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر اطلاعات وثقافت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ اطلاعات کے کتنے ملازمین فرائض انجام دے رہے ہیں ان کے نام، عہدہ و گریڈ وار بتائیں؟

(ب) اس وقت ملازمین کی کتنی seats خالی ہیں، کون کون سی اور کب سے خالی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ متعلقہ محکمے کا دفتر ایک کرائے کی عمارت میں ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت محکمہ کو اپنی عمارت مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد):

(الف) ضلعی دفتر اطلاعات وہاڑی میں سات ملازمین فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ملازم مع عہدہ / سکیل
1	ماجد علی شاہ، ڈپٹی ڈائریکٹر (BS-18)
2	محمد اشرف فوٹو گرافر (BS-13)
3	محمد سلیم، سینئر کلرک (BS-09)
4	شاہ نواز، جونیئر کلرک (BS-07)
5	محمد شریف، ڈرائیور (BS-05)
6	محمد سرور، چوکیدار (BS-02)
7	عبدالجبار، نائب قاصد (BS-02)

(ب) ضلعی دفتر اطلاعات وہاڑی میں کوئی اسامی خالی نہیں ہے۔

(ج) ضلعی دفتر اطلاعات وہاڑی کرائے کی عمارت میں قائم ہے۔

(د) حکومت محکمہ کو مستقبل قریب میں اپنی عمارت مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! سوال کے جز (د) میں جواب دیا گیا ہے کہ محکمہ اطلاعات کو عنقریب حکومت عمارت مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ صورتحال یہ ہے کہ ضلع وہاڑی میں پنجاب حکومت کے جتنے بھی دفاتر ہیں اُن میں سب سے خستہ حال دفتر محکمہ اطلاعات کا ہے جو سب سے اہم محکمہ ہے اور پورے ضلع کو information مہیا کرتا ہے۔ وہ ابھی تک کرائے کی بلڈنگ میں ہے اس جواب کی روشنی میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا اس سال اس محکمہ کو رقم فراہم کرنے کے لئے بجٹ میں amount مختص کی جائے گی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! معزز ممبر کا بڑا اچھا ضمنی سوال ہے۔ اس میں ہمارا ضلعی سطح پر جو دفتر ہے اس کی بلڈنگ رینٹ پر ہے جس کا ہم آٹھ ہزار روپے monthly pay کر رہے ہیں جو بہت کم رینٹ ہے۔ اس میں ہم نے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو لیٹر لکھا ہے جس میں ڈی سی او صاحب نے ہماری مدد بھی کی ہے۔ انہوں نے ہمیں زمین دے دی ہے جس کا ہم PC-1 تیار کر رہے ہیں اور انشاء اللہ coming next year اس پراجیکٹ کو

ADP میں رکھیں گے۔اس کا PC-1 تیار ہو چکا ہے اور ہماری یہ کوشش ہو گی کہ ڈیپارٹمنٹ کو ایک اچھا آفس مہیا کریں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا ضمنی سوال ہے۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ کیا اس سال بجٹ میں رقم مختص کر دی جائے گی، ہاں یا ناں میں بتایا جائے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اب جو بجٹ اگلے سال کا آنا ہے اس میں ہم رکھ سکتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بڑا اچھا سوال ہے ہم اطلاعات کو promote کرنا چاہتے ہیں، انشاء اللہ کریں گے اور اگلے سال اس کے لئے رقم رکھ دی جائے گی۔ شکریہ

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! جز (ج) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ متعلقہ محکمے کا دفتر ایک کرائے کی عمارت میں ہے جس پر انہوں نے کہا ہے کہ ٹھیک ہے۔ میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس بلڈنگ کا کرایہ کتنا ہے اور اب تک کتنا ادا کیا جا چکا ہے؟

جناب سپیکر: انہوں نے بتا دیا ہے۔ اب آپ کان بند کر کے بیٹھے ہوئے تھے تو ہم کیا کریں۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! میں ٹوٹل پوچھنا چاہتا ہوں کہ آج تک کتنا کرایہ دیا ہے؟

جناب سپیکر: انہوں نے آپ کو بتا دیا ہے کہ monthly ہم کتنا pay کرتے ہیں، کیا آپ سن نہیں رہے تھے؟ اُس وقت آپ گپ شپ میں مصروف تھے۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: اب کوئی سوال نہیں ہو گا۔ راؤ صاحب! آپ جس سیٹ پر بیٹھے ہوئے ہیں غلط بیٹھے ہوئے ہیں۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! میں نے سوال کرنا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا کوئی ضمنی سوال نہیں بنتا اور پہلے ہی اس کا جواب آ چکا ہے۔ مہربانی کر کے آپ اپنی سیٹ پر چلے جائیں۔ اس کو قبول کریں یا reject کریں۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر822 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم: جہیز فنڈ کی مد میں تقسیم کی گئی رقم کی تفصیلات

*822: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع جہلم میں سال 11-2010 تا 13-2012 میں کتنی رقم جہیز فنڈ کی مد میں تقسیم کی گئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران جہیز فنڈ کے لئے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں؟

(ج) کتنی درخواستوں پر جہیز فنڈ جاری کیا گیا، کتنی درخواستیں ابھی زیر کارروائی ہیں اور کتنی درخواستیں مسترد کی گئیں ان کیسز کی منظوری کون سی اتھارٹی دیتی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع جہلم میں سال 11-2010 تا 13-2012 میں -/20,16,500 روپے کی رقم جہیز فنڈ میں تقسیم کی گئی۔

(ب) ان سالوں کے دوران جہیز فنڈ کے لئے 382 درخواستیں موصول ہوئیں۔

(ج) 226 درخواستوں پر جہیز فنڈ جاری کیا گیا۔ 123 درخواستیں ابھی زیر کارروائی ہیں اور 33 درخواستیں مسترد کی گئیں ان درخواستوں پر ضلعی سکروٹنی کمیٹی کی سفارش پر منظوری دی گئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) کا جواب دیا گیا ہے کہ 20 لاکھ 16 ہزار 5 سو روپے کی رقم جہیز فنڈ میں تقسیم کی گئی۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ فی کس کوئی specific amount دی جاتی ہے یا یہ رقم کس طرح تقسیم کی جاتی ہے اس حوالے سے میرے knowledge کے لئے تھوڑا سا بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! ذرا بتائیں۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں بیت المال کے حوالے سے آپ کو complete بتا دیتا ہوں کہ ہمارے پاس ٹوٹل سالانہ دس کروڑ روپے کا فنڈ آتا ہے تو اس میں سے بیس فیصد تمام ضلعوں میں equal amount کے ساتھ تقسیم کر دیا جاتا ہے باقی 80 فیصد آبادی کے لحاظ سے تقسیم کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کتنے ضلعوں میں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! پنجاب کے تمام ضلعوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ انہوں نے specific question جہیز فنڈ کا پوچھا ہے جس کے لئے ٹوٹل 20 لاکھ 16 ہزار 5 سو روپے دیئے گئے ہیں جو دو سالوں کا ہے۔

جناب سپیکر: پانچ سو کی رقم بھی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جی، پانچ سو کی amount بھی ہے۔ اسی طرح سال 2011-12 کا بھی بتا دیتا ہوں کہ 9 لاکھ 60 ہزار ہے، 2012-13 میں 10 لاکھ 55 ہزار 5 سو ہے اور کل 226 لوگوں کو یہ فنڈ دیا گیا ہے۔ اس میں لکھا نہیں گیا مگر مزید 32 لوگوں کو بھی دیا گیا ہے۔ اس کا طریق کار یہ ہے کہ چار یا پانچ آدمیوں کی ایک ضلعی کمیٹی ہوتی ہے جس کو آپ شادی فنڈ بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہ فنڈ تقریباً پانچ سے دس ہزار روپے تک اس وقت دیا گیا ہے لیکن 35 ہزار تک بھی دیا جا سکتا ہے۔ اس کے اندر ہوتا یوں ہے کہ جب شادی ہو جائے تو نکاح نامہ 90 دن کے اندر اندر ہمیں دینا پڑتا ہے اس کے بعد یہ سارا کچھ ہوتا ہے مگر بعد میں دے دیا جائے تب بھی کوئی بات نہیں ہوتی۔ میں نے اس فنڈ کا طریق کار بتایا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے جو سوال کیا ہے بالکل valid سوال ہے مگر اس کے طریق کار میں اتنی clarity نہیں ہے۔ مجھے اس محکمے کا چارج سنبھالے دو تین مہینے ہوئے ہیں، میں نے آتے ہی دس دسمبر کو اس کی میٹنگ لی تھی اور کہا کہ یہ سسٹم مجھے صحیح طریقے سے سمجھ نہیں آ رہا۔ اس کے اندر ہم نے اطلاعات والوں کے ساتھ مل کر ایک software develop کروایا ہے، اب الحمدللہ software develop بھی ہو گیا ہے اور ہم نے اپنے عملے کو ٹریننگ کے لئے بھی بھیج دیا ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ یہ سب کچھ ایک software کے اندر آ جائے گا جو پورے پنجاب کے ساتھ connect ہو جائے گا۔ کوئی آدمی یا ممبر انٹرنیٹ پر جا کر دیکھ سکتا ہے کہ اس بندے کو کتنے پیسے ملے ہیں؟

MR SPEAKER: Order in the House.

وزیر سماجی بہبود وبیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! اس software کی وجہ سے سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ اس کے اندر repetition نہیں ہوگی کیونکہ کئی لوگ زکوٰۃ وعشر سے بھی پیسے لیتے ہیں اور اس محکمے سے بھی لے لیتے ہیں۔ اس پروگرام سے یہ فائدہ ہو جاتا ہے کہ clarity ہوگی اور سال میں ایک دفعہ لے سکتے ہیں۔ شکریہ

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے جس طرح جز(ج) کا کافی وضاحت سے جواب دیا ہے کہ کمیٹی کی سفارش پر منظوری دی جاتی ہے۔ میں پوچھنا چاہوں گی کہ یہ کمیٹی کے ممبران کون ہوتے ہیں؟

وزیر سماجی بہبود وبیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! کمیٹی میں جتنے مرضی ممبر ہو سکتے ہیں اور ہر ضلع میں مختلف ہیں لیکن جو یہ select کرتے ہیں اس کے لئے چار یا پانچ ممبران پر مشتمل کمیٹی بنا دی جاتی ہے جس میں ہمارا ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر، سیکرٹری اور باقی ممبران ہوتے ہیں۔ ویسے اس کمیٹی میں دو females ہوتی ہیں، ایک اقلیتی ہوتا ہے اور باقی جتنے مرضی ممبران ہوں لیکن یہ کمیٹی چار یا پانچ لوگوں کی ہوتی ہے جو اس کو decide کرتی ہے۔ چیئر مین اس کمیٹی کا head ہوتا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! یہ decide کیا جاتا ہے کہ کمیٹی میں کتنے ممبران ہوں گے جس طرح یہ کہہ رہے ہیں کہ چار بھی ہو سکتے ہیں، پانچ بھی ہو سکتے ہیں اور سو بھی ہو سکتے ہیں لہٰذا یہ کون decide کرتا ہے اور کس طرح ہوتا ہوگا کیونکہ اس کی وجہ سے بہت سی problems آتی ہیں۔ ہمیں بھی day to day ان چیزوں کا تجربہ ہو چکا ہے اس لئے kindly ذرا بتا دیا جائے۔

وزیر سماجی بہبود وبیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں نے سب سے پہلے یہ بات کی تھی کہ انہوں نے بڑا valid سوال اٹھایا ہے۔ اس سسٹم کو تھوڑا ٹھیک کرنے کی ضرورت تھی۔ جب ہم اس کو computerized کر لیں گے تو مکمل clarity کے ساتھ ہر چیز سب کے سامنے آ جائے گی، کوئی چیز چھپ نہیں سکے گی اور repetition نہیں ہو سکے گی۔ پنجاب کی ایک بیت المال کمیٹی ہے پھر اس کے قوانین بنے ہوئے ہیں جس کے تحت وہ کمیٹی فیصلہ کرتی ہے کہ یہ چار ممبر اس ضلع کے یہ لوگ ہوں گے جو بالکل میرٹ پر ہوتا ہے۔ جزاک اللہ۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرا سوال ابھی مکمل نہیں ہوا اور منسٹر صاحب نے جواب بھی مکمل نہیں دیا۔ مہربانی فرما کر صرف یہ بتادیں کہ ان لوگوں کو چُنتا کون ہے ؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں نے بتایا ہے کہ وہاں پر جو لوگ سماجی کام کر رہے ہوتے ہیں ان لوگوں کو چُننے کے لئے ایک طریق کار ہے اس حوالے سے آپ میرے پاس آ جائیں میں آپ کو بیت المال کے قواعد کی کتاب دکھادوں گا۔ اس کتاب کے اندر ایک ایک چیز موجود ہے کہ اس کا کردار ٹھیک ہونا چاہئے اور social activity ہونی چاہئے تب اُن لوگوں کو اس کمیٹی میں لے کر آتے ہیں۔ وہ لوگ ہم میں سے ہی ہوتے ہیں، وہ بھی انسان ہیں جو پنجاب کے باشندے ہیں جیسے ہم بھی ہیں۔ وہ یہیں کے لوگ ہوتے ہیں بلکہ آپ کے اپنے ضلع سے ہوتے ہیں۔ جیسے ان کے ضلع کی بات ہو رہی ہے تو ان کے ضلع سے ہی وہ بندے ہوں گے باہر کے ضلع کا کوئی آدمی نہیں ہوتا۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ایک سادہ سی بات ہے۔ ایک سوال پوچھا جا رہا ہے کہ بندے کون چُن رہا ہے جس کا ابھی تک جواب نہیں دیا گیا۔ یہ ذرا identify کریں کہ کون سی ایسی شخصیت ہے جو چُنتی ہے ؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! پنجاب بیت المال کونسل ہے جو ان چار آدمیوں کو randomly چُن لیتی ہے۔

DR MURAD RAAS: This is the answer.

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری): کیا اب آپ satisfy ہو گئے؟

ڈاکٹر مراد راس: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال میاں نصیر احمد صاحب کا ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 11 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں خاندانی منصوبہ بندی کی تشہیری مہم و دیگر تفصیلات

*11: میاں نصیر احمد: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ خاندانی منصوبہ بندی کے لئے مرد و خواتین کے لئے مختلف طریقے تجویز کرتا ہے، ان سے متعلق ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ خاندانی منصوبہ بندی اور شرح پیدائش میں کمی لانے کے لئے تشہیری مہم کا سہارا لیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمے کا زیادہ بجٹ تشہیری مہم پر خرچ ہوتا ہے تشہیری مہم پر مالی سال 13-2012 میں مختص کی جانے والی رقم سے بھی ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ خاندانی منصوبہ بندی کے مختلف طریقوں پر عمل کرنے والے مرد و خواتین مختلف بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ کی طرف سے خاندانی منصوبہ بندی کے طریقوں پر عمل کرنے والے مرد و خواتین کو کوئی مالی فائدہ بھی دیا جاتا ہے اگر ہاں تو اس کی تفصیل سے بھی ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) محکمہ بہبود آبادی مرد و خواتین کے لئے خاندانی منصوبہ بندی کے مختلف طریقے تجویز کرتا ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

برائے مرد حضرات:

(1)	کنڈوم	(عارضی طریقہ)
(2)	نس بندی (مردوں کا آپریشن)	(مستقل طریقہ)

برائے خواتین:

عارضی طریقے

(1) مانع حمل گولیاں

(2) مانع حمل ٹیکے

(3) رحم میں رکھنے والا چھلہ

(4) مانع حمل امپلانٹس

مستقل طریقہ

(1) نل بندی (عورتوں کا آپریشن)

(ب) خاندانی منصوبہ بندی اور شرح پیدائش میں کمی لانے کے لئے تشہیری مہم کا بھی سہارا لیا جاتا ہے اور تشہیری مہم پانچ سالہ منصوبہ 15۔2010 کا ایک جز ہے۔

(ج) یہ درست نہیں کہ محکمے کا زیادہ بجٹ تشہیری مہم پر خرچ ہوتا ہے۔ رواں مالی سال 13۔2012 میں محکمہ بہبود آبادی کو جاری کئے گئے کل بجٹ 2357.54 ملین روپے میں سے تشہیری مہم کے لئے صرف 10.243 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(د) یہ درست نہیں ہے۔

(ہ) محکمہ کی جانب سے خاندانی منصوبہ بندی کے طریقوں پر عمل کرنے والے مرد و خواتین کو کوئی مالی فائدہ نہیں دیا جاتا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ نے بڑی تفصیل کے ساتھ چیزیں بیان کی ہیں۔ میرے سوال کا ذرا مقصد سمجھ لیجئے گا۔ گزارش یہ ہے کہ منسٹر صاحبہ نے فرمایا کہ یقیناً ایجوکیشن کی ratio بھی یہاں پر کم ہے اور اقتصادی مسائل بھی ہیں مگر میرا سوال یہ ہے کہ اگر اقتصادی مسائل بھی رہتے ہیں، خدانہ کرے ایجوکیشن کی ratio سات سے دس فیصد رہتی ہے تو ہمارے اس ڈیپارٹمنٹ نے کوئی منصوبہ بندی کی ہوئی ہے کہ موجودہ حالات کے اندر رہتے ہوئے ہم نے اس ڈیپارٹمنٹ کی بہتری کیسے کرنی ہے یا کیا یہ باقی تمام محکموں سے relate رہے گا کہ وہ بہتری کریں تو یہاں بہتری آئے گی؟

جناب سپیکر: وہ سن لیں گے اور انہوں نے جو کچھ کیا ہوگا بہتر ہوگا۔ منسٹر صاحبہ! آپ بتادیں کہ اس بارے میں کام کر رہی ہیں؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جی، کام ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ راحیلہ انور: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 823 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جہلم سے جاری ہونے والے رسالہ جات و روزناموں کی تفصیلات

*823: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر اطلاعات و ثقافت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جہلم میں کتنے روزنامے، ہفت روزہ اور ماہنامہ رسالے شائع ہوتے ہیں؟
(ب) ان میں سے جو باقاعدہ محکمہ سے رجسٹریشن کے بعد شائع ہو رہے ہیں، ان کے نام بتائیں؟
(ج) کتنے ابھی تک محکمہ سے رجسٹریشن کے بغیر شائع ہو رہے ہیں؟
(د) مذکورہ جریدوں کو گزشتہ تین سال میں کتنی مالیت کے اشتہارات حکومت کی طرف سے دیئے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد):

(الف) 1۔ ضلع جہلم میں شائع ہونے والے اخبارات و جرائد کی تعداد درج ذیل ہے:۔
روزنامے 4، ہفت روزہ 23، پندرہ روزہ 9، ماہنامے 28، سہ ماہی 4، سال نامہ 1 کل تعداد 69 ہے۔
(ب) ضلع جہلم میں اخبارات و جرائد کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور یہ تمام اخبارات و جرائد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ/ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر سے منظوری/ڈیکلریشن جاری ہونے کے بعد شائع ہو رہے ہیں۔
(ج) محکمہ کے پاس بغیر رجسٹریشن و غیر قانونی طور پر شائع ہونے والے اخبارات و جرائد کی ابھی تک کوئی اطلاع و شکایت موجود نہ ہے۔
(د) گزشتہ تین سالوں میں جہلم سے شائع ہونے والے کسی اخبار یا جریدے کو کوئی اشتہار جاری نہ کیا گیا۔

محترمہ راحیلہ انور: میں اس سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔ شکریہ

جناب سپیکر: آپ جواب سے مطمئن ہیں؟

محترمہ راحیلہ انور: جی، جناب سپیکر! میں مطمئن ہوں۔ شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال سردار وقاص حسن موکل صاحب!

سردار وقاص حسن موکل: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 1016 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: چک388گ ب میں دستکاری سکول قائم کرنے کی تفصیلات

*1016: سردار وقاص حسن موکل: کیاوزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیایہ درست ہے کہ چک388گ ب سمندری فیصل آباد میں بچیوں کے لئے کوئی دستکاری سکول نہ ہے؟

(ب) کیاحکومت مذکورہ علاقے میں فوری دستکاری سنٹر قائم کرنے کاارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ چک نمبر388 گ ب سمندری فیصل آباد میں بچیوں کے لئے کوئی دستکاری سکول نہ ہے۔

(ب) محکمہ کے پاس دستکاری سنٹر قائم کرنے کا باقاعدہ بجٹ نہیں ہوتا۔محکمہ NGO'sکے توسط سے دستکاری سنٹر قائم کرتا ہے اور اس چک میں کوئیNGO رجسٹرڈ نہ ہے۔اگر چک کے لوگ چاہیں توNGO رجسٹر کرواکر دستکاری سنٹر بنا سکتے ہیں اور اس سلسلے میں متعلقہ آفیسر تحصیل سمندری کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ علاقہ میں NGO رجسٹرڈ کرواکر کارروائی عمل میں لائیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر!اس کے جز(ب) میں لکھا ہے کہ محکمہ NGOکے توسط سے دستکاری سنٹر قائم کرنا چاہتا ہے اس چک میں کوئی NGO رجسٹرڈ نہ ہے تو میرا سوال یہ ہے کہ این جی او کا مطلب ہی Non Government Organization ہے اور اگر NGOہے یا نہیں ہے تو اس کا حکومت کی اس چیز سے تو کوئی تعلق نہیں ہونا چاہئے کہ وہاں پر دستکاری سکول بنے یا نہ بنے۔کیا اس سے یہ مطلب لیا جائے کہ جہاں جہاں پر این جی اوزoperate کر رہی ہیں وہاں پر حکومت ان کی dependentہے اور نہیں کرے گی یا حکومت اس چیز کو اپنا لینے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی،منسٹر صاحب!

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر!سب سے پہلے تو میں یہ بتانا چاہوں گا کہ این جی اوز محکمہ سوشل ویلفیئر کی backboneہیں اور یہ محکمہ چلتا ہی این جی اوز کی

base پر ہے اور ہم این جی اوز ہی کو support کرتے ہیں، ان سے تمام چیزیں کرواتے ہیں لیکن ان کا یہ valid point ہے اور انہیں سوال تھوڑا سا یوں پوچھنا چاہئے تھا کہ فیصل آباد میں کیا کیا ہے؟ اب اس میں کوئی شک نہیں کہ لاہور کے بعد سب سے بڑا ضلع فیصل آباد ہے اور میں آپ کو ایک چیز بتانا چاہتا ہوں کہ وہاں پر پہلے ہی صنعت زار کام کر رہا ہے لیکن پھر بھی ہم نے جیسے باقی جگہوں پر بہت زیادہ کام کیا ہوا ہے تو وہاں پر ہم نے وومن ڈویلپمنٹ سنٹر کا PC-I approve کر لیا ہے جس کی amount بھی 152 ملین روپے ہے چونکہ PC-I منظور ہو گیا ہے اس لئے بہت جلد کام شروع ہو جائے گا۔ آپ جس جگہ کی specific بات کر رہے تھے تو وہاں سے بھی بچیاں آئیں گی جو کہ وہاں پر رہ بھی سکیں گی اور انہیں ہنر سکھایا جائے گا۔ یہاں لاہور میں بھی ہمارا ایک وومن ڈویلپمنٹ سنٹر ہے جسے کبھی جا کر دیکھیں تو دل خوش ہو جاتا ہے کہ سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ اتنا کام کر رہا ہے عورتوں کو اتنا ہنر مند بنایا جا رہا ہے plus انہیں یہ بھی support کرتا ہے کہ ان کو job بھی ڈھونڈ کر دیتا ہے۔ میں انہیں ابھی بھی on the floor of the House یقین دلاتا ہوں کہ اگر یہ وہاں کی این جی اوز کو اکٹھا کر لیں، وہاں کے نوجوانوں کو اکٹھا کر لیں جن کی رجسٹریشن بھی ہمارے پاس ہونی ہے تو میں انہیں بآسانی رجسٹرڈ بھی کروا کر دوں گا۔ میں اس ایوان میں ان سے promise کرتا ہوں کہ انہیں technically complete support دوں گا اور اگر یہ کہیں گے کہ کوئی مشینری چاہئے تو وہ بھی بیت المال سے لا کر دوں گا۔ جزاک اللہ۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے جو بات کی میں ان سے اتفاق کرتا ہوں لیکن بنیادی سوال یہ ہے کہ ابھی تک یہ کیوں نہیں ہوا؟ کیا یہ سوال کرنے کے بعد ہی سارا کچھ ہونا ہے کیونکہ ان کے کہنے کے مطابق سوشل ڈویلپمنٹ dependent ہی این جی اوز کے اوپر ہے تو پھر ابھی تک اس dependency کو کیوں نہیں لیا گیا؟ کیا سوال raise کرنے تک ہی بات کو لینا تھا یا اب کیا ہونا ہے؟

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! ان کے مطابق یہی ہے کہ این جی اوز کے ساتھ یہ کام کرتے ہیں اور اب ان کی بات یہ ہے کہ فیصل آباد میں وہ سکول بن رہا ہے تو بڑی اچھی بات ہے لیکن اس کے بعد میں ان سے یہ تاریخ لینا چاہوں گا کہ اسے پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں کتنا وقت لگے گا، اس particular جگہ جو کہ چک نمبر 388 گ ب میں ہے تو یہ پراجیکٹ کتنے وقت میں مکمل ہو سکے گا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں on the floor of the House وہی بات کروں گا جو حقیقت پر ہو گی۔ PC-I approve ہو گیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ میں اس پر پورا زور لگاؤں گا، اسے take up کروں گا اور جلد سے جلد کام شروع کراؤں گا اور جب final payment release ہو کر آ جائے گی تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ تین سال کے اندر اندر مکمل کر دیں گے لیکن بات یہ ہے کہ یہاں پر پورے پاکستان کے اندر کوئی بھی کام ہو رہا ہوتا ہے، grass roots level تک نہیں جاتا، ہمیں دین بھی یہی سکھاتا ہے کہ ہم سب مل کر ایک کام کریں۔ این جی اوز بنانے میں انہیں کیا اعتراض ہے؟ اگر وہاں کے دو چار نوجوان لڑکے اکٹھے کر کے ایک این جی او بنا لیں جس پر کوئی پیسے تو نہیں لگنے۔ میں on the floor of the House کہہ رہا ہوں کہ میں تمام چیزوں کے حوالے سے انہیں support کروں گا۔ میں آپ کو یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ اگر وہاں پر کوئی ٹیچر رکھا جاتا ہے تو اس کے پیسے بھی ہمارا محکمہ سوشل ویلفیئر 1500 روپے مہینہ دیتا ہے۔ وہاں پر جتنی بچیاں کام کریں گی انہیں کام بھی لا کر دیا جائے گا plus ان کے کام کو ڈسپلے سنٹرز کے اندر show کیا جائے گا اور انہیں آگے بھی کام دیا جائے گا۔ یہی نہیں سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ بہت کام کر رہا ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ projection تھوڑی سی کم ہے۔ اب میں آ گیا ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے ہوتے ہوئے projection کریں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! سوال صرف اس وجہ سے کرنا چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب نے کہا کہ لاہور میں سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کا کام دیکھ کر "طبیعت خوش ہو جاتی ہے۔" میں صرف یہ سوال کرنا چاہتا ہوں اور میں نے اس پر بولنا نہیں تھا لیکن۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، نہ بولیں، میں کب کہتا ہوں کہ آپ بولیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں کہ یہ طبیعت اس وقت بھی خوش ہونی چاہئے جب ٹریفک سگنل پر نوجوان عورتیں بھیک مانگتی ہیں۔ کیا سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ سو رہا ہے، لاہور کے کتنے dark corners ہیں جن کے اندر عورتوں کا کام ہو رہا ہے، وہاں پر محکمہ سو رہا ہے؟ سروسز ہسپتال کے سامنے ریس کورس کا جتنا علاقہ ہے یہاں پر رات کو عورتیں کیا کر رہی ہیں، کیا محکمہ سو رہا ہے؟ یہ جو

کہتے ہیں کہ محکمہ بہت زبردست کام کر رہا ہے لیکن میرے خیال میں محکمہ کچھ نہیں کر رہا اور اگر اسے کہیں دیکھنا ہے تو ٹریفک سگنل پر نوجوان عورتیں اچانک مانگنے آ جاتی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ ضمنی سوال کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں کہ اگر یہ کہہ رہے ہیں تو ان عورتوں کے لئے کیا کچھ ہو رہا ہے؟ میرا سوال یہ ہے۔ لاہور میں گیسٹ ہاؤسز کی جو تعداد بڑھ رہی ہے تو کیا سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ ان عورتوں کے لئے کچھ کرنا چاہتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے لیکن میں ان کی عزت کرتا ہوں۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر وزیر موصوف نہ کہتے کہ سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ "طبیعت خوش کر رہا ہے" تو میں کبھی نہ بولتا۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! جو پراجیکٹ یہ چلا رہے ہیں کیا آپ نے اسے دیکھا ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے سنٹر کو کیا دیکھنا ہے کیونکہ میں نے practical ground reality دیکھنی ہے اور آپ میرے ساتھ چلیں، میں اور آپ دونوں چلتے ہیں۔

جناب سپیکر: مہربانی۔

شیخ علاؤالدین: نہیں، نہیں۔ اس طرح نہیں آج ہم دونوں چلتے ہیں۔ میں آپ کو dark areas of Lahore گزرتے ہوئے دکھاتا ہوں کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اسے رہنے دیں۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! شیخ صاحب میرے پرانے ساتھی ہیں اور ہم لوگ شروع سے ممبر اسمبلی آ رہے ہیں۔ بات یہ ہے کہ میں on the floor of the House کہہ رہا ہوں کہ please میں انہیں assist کروں گا اور یہ جیسے مجھے گائیڈ کریں گے میں ویسے ہی چلنے کی کوشش کروں گا، یہ مجھے وقت دیں۔ یہ جب اسمبلی سے جاتے ہیں تو اس کے بعد یہ صرف اپنا ٹویوٹا کا show room چلاتے ہیں۔ (قہقہہ)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں حکومت سے چائے تک نہیں پیتا اور الحمد للہ میں نے بھی رزق حلال کمانا ہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ یہاں پر بیٹھے ہوئے سب ہی اللہ کے فضل و کرم سے رزق حلال کھاتے ہیں۔ ایسی بات نہ کریں۔ اگلا سوال فیضان خالد ورک صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے اس لئے dispose of کیا جاتا ہے۔

(اذانِ مغرب)

جناب سپیکر: نماز مغرب کے لئے آدھے گھنٹہ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے اجلاس
کی کارروائی آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 6 بج کر 30 منٹ
پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: اگلا سوال جاوید اختر صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ان کے ایماء پر سوال نمبر 1342 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے جناب جاوید اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: آرٹس کونسل کی پی ٹی وی کی طرف واجب الادا رقم کی تفصیلات

*1342: جناب جاوید اختر: کیا وزیر اطلاعات و ثقافت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور آرٹس کونسل کی پی ٹی وی کی طرف کل کتنی رقم کب سے واجب الادا ہے؟

(ب) لاہور آرٹس کونسل کی انتظامیہ نے پی ٹی وی انتظامیہ سے مذکورہ رقم واپس لینے کے لئے جو اقدامات اٹھائے ان کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) لاہور آرٹس کونسل کے اعلیٰ حکام نے پی ٹی وی کو اپنی رقم کی واپسی کے لئے کتنے مراسلہ یاددہانی بھجوائے ان کی علیحدہ علیحدہ مراسلہ وار تفصیل فراہم کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد):

(الف) لاہور آرٹس کونسل کی پی ٹی وی کی طرف اگست 2013 تک مبلغ -/2,852,000 روپے واجب الادا ہیں۔

(ب) لاہور آرٹس کونسل کی انتظامیہ نے متعدد بار یاددہانی چٹھی جنرل مینجر، پی ٹی وی کے نام جاری کی جس کی تفصیل پرچم (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 19۔فروری 2013 سے 26۔اگست 2013 تک کل پانچ عدد مراسلہ جات یاددہانی جنرل مینجر پی ٹی وی لاہور کو بھجوائے گئے اور زبانی طور پر بھی متعدد بار ڈپٹی ڈائریکٹر (پروگرامز) نے جنرل مینجر پی ٹی وی، پروڈیوسر اور میزبان پروگرام طارق عزیز کو رقم کی ادائیگی کے لئے کہا لیکن تاحال بقایا رقم مبلغ۔/2,852,000 روپے پی ٹی وی انتظامیہ نے ادا نہیں کئے۔ تفصیل پرچم (ب) ایوان کی پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں کہا گیا ہے کہ "لاہور آرٹس کونسل کے پی ٹی وی کی طرف اگست 2013 تک مبلغ -/2,852,000 روپے واجب الادا ہیں۔" میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ رقم کب سے due ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! پی ٹی وی کے طارق عزیز شو کی ریکارڈنگ الحمرا آرٹس کونسل لاہور میں ہوتی ہے اور اس کے dues واجب الادا ہیں۔ یہ واجبات 2011 سے بعد کے ہیں۔ اس حوالے سے لاہور آرٹس کونسل نے پی۔ ٹی۔ وی انتظامیہ کو تقریباً پانچ خطوط لکھے اور اب الحمدللہ یہ ادائیگی شروع ہو چکی ہے۔ ان کو پہلی قسط کے طور پر ساڑھے تین لاکھ روپے کا چیک موصول ہو چکا ہے اور یہ طے ہوا ہے کہ ہر مہینے کی پہلی سے دس تاریخ تک قسط ادا کی جائے گی۔ اسی کے مطابق انشاء اللہ دوسری قسط دو تین دن کے اندر مل جائے گی۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ پوری رقم اسی سال میں payoff کر دی جائے گی؟ اگر تین لاکھ روپے ہر مہینے ادا کئے جائیں تو پھر یہ ساری رقم آٹھ مہینوں میں ادا ہو جانی چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! انشاء اللہ یہ installments ہمیں continually آتی رہیں گی۔ ہم نے ان کے سینئر افسران اور چیئرمین صاحب سے رابطہ کیا

ہے۔اب hopefully اس understanding پر عملدرآمد ہوگا اور یہ recovery مکمل ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پی ٹی وی ایک بڑا ادارہ ہے اور اسے اٹھائیس لاکھ روپے دیتے ہوئے کوئی امر مانع نہیں ہونا چاہئے۔ چلیں، اگر installments میں دے رہے ہیں تو پھر بھی ٹھیک ہے۔ میں امید کروں گا کہ اس سال میں یہ ادائیگی ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، انشاءاللہ تعالیٰ ہو جائے گی۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ ادائیگی اسی سال ہو جائے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! طارق عزیز شو کی ریکارڈنگ سابقہ ایم این اے طارق عزیز صاحب کرتے ہیں۔ ان واجبات کی recovery ہو رہی ہے، یہ process انشاءاللہ چلتا رہے گا اور hopefully یہ رقم بروقت مل جائے گی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں۔ لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: سوال نمبر 2318۔ اس کا جواب ہی نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر: اس کا جواب کیوں نہیں آیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اس سوال کا جواب انشاءاللہ اگلے اجلاس میں دے دیا جائے گا۔ آپ اس سوال کو pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: آج اس سوال کا جواب کیوں نہیں دیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اس سوال کے بارے میں جو جواب دیا گیا اس پر میں خود بھی مطمئن نہیں تھا۔ میں نے اس کا تفصیلی جواب منگوایا ہے اور انشاءاللہ اس کا مکمل جواب اگلے اجلاس میں دے دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: مجھے بتائیں کہ اس کو pending کس طرح کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں کہ اس سوال کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس کو medical ground پر pending کر دیں۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کے محکمہ کی طرف سے اس سوال کا جواب نہیں آیا لہذا آپ اس کا notice لیں اور پھر اس بارے میں ایوان کو بھی آگاہ کریں۔ جنہوں نے جواب نہیں دیا ان کے خلاف کارروائی آپ ہی کریں اگر میں یہاں اسمبلی میں کوئی بات کروں گا پھر تو اچھا نہیں لگے گا۔ آپ اس بارے میں ایکشن لیں اور پھر ایوان میں رپورٹ پیش کریں۔ اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ لبنیٰ ریحان کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں۔ اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ان کے ایماء پر سوال نمبر 2445 ہے، اس سوال کا جواب نہیں دیا گیا۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر وسیم اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: کیا اس سوال کا جواب بھی نہیں آیا؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید) جناب سپیکر! اس سوال کا جواب بھی نہیں دیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت ہی اہم مسئلہ ہے۔ آج ہم یہ دیکھتے ہیں کہ چھوٹا سا کام ہوتا ہے تو اس حوالے سے کروڑوں روپے کی تشہیری مہم اخبارات، ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر آ جاتی ہے۔ یہ جو Youth Festival ہو رہا ہے اس کا آدھا بجٹ اشتہار بازی کی نذر ہو رہا ہے۔ پورے پنجاب کے اندر گلی گلی اور گاؤں گاؤں اس کی تشہیر ہو رہی ہے۔ اخبارات میں آدھے آدھے صفحے کے اشتہار دیئے جا رہے ہیں۔ یہ سوال انتہائی اہم نوعیت کا ہے لیکن اس کا جواب ہی نہیں دیا گیا۔ ذرا پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتادیں کہ اس کا جواب کیوں نہیں آیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اس سوال کا جو جواب آیا میں اس سے پوری طرح مطمئن نہیں تھا اس لئے آپ سے درخواست ہے کہ اس سوال کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending فرمادیں۔ انشاء اللہ ہم اس کا جواب ضرور دیں گے۔

جناب سپیکر: یہ سوال کن سے متعلقہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ سوال ڈی جی پی آر سے متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ نگہت شیخ کے سوال نمبر 2318 سے متعلق میں نے پہلے جو حکم دیا ہے وہی اس سوال کے بارے میں بھی چلے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جی، ٹھیک ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! 11۔ستمبر 2013 کو یہ سوال موصول ہوا تھا۔ اب پانچ چھ ماہ کا عرصہ گزرنے کے باوجود بھی اس کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: اس کا جواب تین ماہ کے اندر اندر آنا چاہئے تھا اور یہ اس کی violation ہے۔ ہمیں اس چیز کا notice لینا پڑے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں آپ کی direction کے مطابق اس کا notice لیتا ہوں اور پھر آپ کو inform بھی کروں گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ابھی یہ اجلاس چلنا ہے لہذا میں چاہوں گا کہ اس سوال کا جواب اسی اجلاس میں آجائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! انشاءاللہ اسی اجلاس میں after two days اس کا جواب دے دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کیا ہم ان دونوں سوالوں کے جواب کے لئے کوئی date fix کر دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جی، آپ ان دونوں سوالوں کے جواب کے لئے بے شک کوئی date fix کر دیں۔

جناب سپیکر: آپ ان دونوں سوالوں کا جواب next Monday کو ایوان میں پیش کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جی، ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان صاحب کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ان کے ایماء پر سوال نمبر 1473 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایواب خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب کے دارالامانوں کی ری ماڈلنگ کی تفصیلات

*1473: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے 37 دارالامانوں کی ری ماڈلنگ کی سکیم بنائی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جنوری 2012 میں ری ماڈلنگ کی سکیم کی منظوری بھی دے دی گئی تھی؟

(ج) کیا درج بالا تمام دارالامان کی ری ماڈلنگ کی سکیم کی منظوری دینے کے بعد فنڈز رکھے گئے تھے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان دارالامانوں کی ری ماڈلنگ کے لئے فنڈز جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ پنجاب کے 36 دارالامانوں کے لئے ری ماڈلنگ کی سکیم بنائی گئی تھی۔

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ اس سکیم کی منظوری جنوری 2013 میں دی گئی تھی۔

(ج) اس سکیم کے لئے سال 13-2012 میں 50 ملین رکھے گئے تھے تاہم جنوری 2013 میں سکیم کی منظوری کے بعد اس سکیم کے لئے فنڈز اس وجہ سے جاری نہ ہو سکے کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان نے 21۔جنوری کے بعد منظور ہونے والی تمام نئی سکیموں کے لئے فنڈز کے اجراء پر پابندی عائد کر دی تھی۔

(د) سال 14-2013 میں اس سکیم کے لئے حکومت نے 0.951 کے فنڈز جاری کر دیئے ہیں جو کہ انتہائی ناکافی ہیں۔ تاہم محکمہ نے ان فنڈز میں اضافہ کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کو سمری بھجوا دی ہے امید ہے کہ اس سکیم پر موجودہ مالی سال سے عملدرآمد کا آغاز کر دیا جائیگا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں لکھا گیا ہے کہ "جی ہاں یہ درست ہے کہ پنجاب کے 36 دارالامانوں کے لئے ری ماڈلنگ کی سکیم بنائی گئی تھی" میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس ری ماڈلنگ سکیم کے خصوصی features کیا ہیں اور اس سے کیا بہتری آئی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جواب میں 36 دارالامانوں کا بتایا گیا ہے اور اس میں ایک دارالامان ننکانہ صاحب کا رہ گیا تھا۔ دارالامان ننکانہ صاحب پر بہت جلد کام شروع ہو رہا ہے اور وہ بھی جلد ہی بن جائے گا۔ میں اس کے اندر پہلے یہ بتانا چاہوں گا کہ اس حوالے سے ہمیں 46 ملین روپے کے funds release ہو چکے ہیں اور یہ سارا پراجیکٹ 187 ملین روپے کا ہے جو کہ تین سالوں کے اندر مکمل ہو گا۔ دارالامان وہ جگہ ہے جہاں پر بہت deprived قسم کی خواتین آتی ہیں۔ زمانے سے ستائی ہوئی اور گھر سے نکلی ہوئی خواتین آتی ہیں ان کو بہت ساری پریشانیاں ہوتی ہیں۔ ان کے لئے وہاں پر چوبیس گھنٹے کے لئے toll free helpline ہو گی، پھر اندر لیڈی ڈاکٹر، ماہر نفسیات اور لیگل ایڈوائزر بھی دی جائیں گی۔ اُس کے بعد جب دفتری اوقات ختم ہو جاتے ہیں تو وہاں پر باقاعدہ چوبیس گھنٹے ڈیوٹی کے لئے لیڈی وارڈن اور سکیورٹی گارڈ بھی رکھے جائیں گے کیونکہ وہاں پر عورت والی سائیڈ سے بھی لوگ آ جاتے ہیں اور جن کے ساتھ وہ عورت باہر نکلی ہوتی ہے اُن کے لوگ بھی آ جاتے ہیں تو وہاں پر لڑائی کا بڑا خطرہ ہوتا ہے اس لئے پرائیویٹ سکیورٹی گارڈز بھی رکھے جائیں گے۔ میں نے خود جا کر بہت سارے دارالامان visit کئے ہیں وہاں پر ہمیں جو سب سے بڑا problem face کرنا پڑ رہا ہے وہ یہ ہے کہ جب کوئی عورت missing ہوتی ہے تو پولیس سب سے پہلے ہمیں لیٹر لکھ دیتی ہے اور ہم پھر پورے پنجاب کے ہر دارالامان کو ٹیلی فون کر رہے ہوتے ہیں اور اس process کو کرتے کرتے ہفتہ / دس دن لگ جاتے ہیں، پھر کورٹس کے اندر writes ہو جاتی ہیں اس چیز سے بچنے کے لئے ہم اس کے لئے ایک ایسا software develop کر رہے ہیں جس کے اندر ایک monitoring system ہو کہ جیسے ہی کوئی خاتون اُس دارالامان میں آئے کمپیوٹر internet connected ہو اور اُس کے اندر entry ہو جائے تاکہ کسی کو کوئی problem نہ ہو کہ کوئی بندہ جہاں مرضی ہے وہ اُس website پر check کر سکے یا toll free numbers پر ہمیں فون کرے یا تھانے کا کوئی ایس ایچ او فون کرے تو اُس کو پتا چل جائے کہ یہاں پر یہ عورت یا لڑکی موجود ہے یا نہیں۔ اس مقصد کے لئے ہی ہم نے 187 ملین روپے رکھے ہیں اور اللہ کے حکم سے تین سال کے اندر یہ منصوبہ بھی مکمل ہو جائے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ متعدد دارالامان کرائے کی عمارتوں میں ہیں۔ یہ جو فنڈز رکھے گئے ہیں تو کیا یہ دارالامان کی عمارات بنانے کے لئے بھی استعمال ہوں گے یا صرف باقی سہولیات فراہم کرنے کے لئے استعمال ہوں گے؟

جناب سپیکر: جی، بخاری صاحب!

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں اس حوالے سے پہلے ہی بات کر چکا ہوں جیسے ضلع ننکانہ صاحب کے لئے جو فنڈز رکھے گئے ہیں وہ اُس دارالامان کی بلڈنگ کے لئے ہی ہیں۔ ویسے 90 فیصد دارالامان کی اپنی نئی بلڈنگز بن رہی ہیں۔ اب یہ سارا change ہو گیا ہے اور آپ آکر دیکھیں۔ میں بھی پہلے یہی سمجھتا تھا لیکن جب میں نے وہاں پر جا کر visit کیا ہے تو وہاں پر اچھا کام ہو رہا ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ دارالامان میں داخلہ کے لئے کتنی عمر ہونی چاہئے؟

جناب سپیکر: جی، بخاری صاحب!

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! عمر کا کوئی معاملہ نہیں ہے۔ اس کے اندر ایسا بھی ہوتا ہے کہ کچھ ایسی عورتیں بھی آ جاتی ہیں جن کی اپنے خاوند سے لڑائی ہو جاتی ہے اور وہ اپنے بچے لے کر دارالامان میں آ جاتی ہیں، پرائیویٹ طور پر کسی این جی او کے ذریعے بھی آ جاتی ہیں لیکن 99 فیصد کورٹس کی direction سے یہاں پر آیا جاتا ہے۔ یہاں پر ملنے کا بھی بڑا طریق کار ہوتا ہے کہ کسی سے ملنے کے لئے کورٹ سے اجازت لینی پڑتی ہے اُس کے بعد اس کی تصدیق کی جاتی ہے پھر متعلقہ خاتون سے ملایا جاتا ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! وزیر صاحب نے ادھورا سا جواب دیا ہے۔ ہر کوئی اتنا educated تو نہیں ہے کہ این جی او کے ذریعے آئے۔ جیسے کئی غریب لوگ afford نہیں کر سکتے انہوں نے اپنے بچوں کو پڑھانا اور وہاں پر داخل بھی کرانا ہوتا ہے۔ وہاں پر تو یہ حال ہے کہ ایک چھوٹے سے کمرے میں دس دس بیڈز لگے ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، بخاری صاحب!

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! پہلی بات یہ ہے کہ محترمہ کس حوالہ سے ضمنی سوال کرنا چاہ رہی ہیں؟ یہ دارالامان ہے جو خاتون اپنے گھر کو چھوڑتی ہے یہ اُس کے رہنے کی temporary جگہ ہے۔ محترمہ جس حوالہ سے ضمنی سوال کرنا چاہ رہی ہیں اُس بارے میں پہلے study کریں اور پھر ایک fresh question put کریں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ مدیحہ خان صاحبہ کا ہے۔

محترمہ مدیحہ خان: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2787 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: ثقافت کے فروغ کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*2787: محترمہ مدیحہ خان: کیا وزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا محکمہ ثقافت ضلع فیصل آباد میں ثقافت کے فروغ کے لئے کوئی اقدامات اٹھا رہا ہے اگر ہاں تو وہ کیا ہیں؟

(ب) کیا محکمہ نے مذکورہ ضلع میں ثقافت کی ترقی کے لئے کوئی ثقافتی پروگرام سال 12-2011 میں کروائے اگر ہاں تو ان کی تاریخ اور مقامات سے مطلع فرمائیں؟

(ج) ضلع فیصل آباد میں ثقافت کی ترقی وفروغ کے لئے سال 12-2011 میں کتنا بجٹ رکھا گیا اور کتنی رقم ملازمین کی تنخواہوں اور دیگر اخراجات پر خرچ ہوئی، تفصیل بیان کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد):

(الف) اس مقصد کے لئے محکمہ اطلاعات وثقافت پنجاب کے زیر نگرانی فیصل آباد میں قائم ادارہ (فیصل آباد آرٹ کونسل) ادب وثقافت کے فروغ اور فنون لطیفہ کی مختلف اصناف "میوزک، ڈرامہ، مصوری وغیرہ" کی ترویج وترقی پیش نظر مختلف نوعیت کے پروگرامز کے انعقاد جیسے عملی اقدامات / ثقافتی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔

(ب) محکمہ (ادارہ) نے سال 12-2011 کے دوران ثقافت کی ترویج وترقی کے لئے 209 (ادبی، میوزیکل، ڈریمیٹک اور مصورانہ اور سماجی و اصلاحی) پروگرامز کے انعقاد کے علاوہ مختلف سرکاری اداروں کی سرکاری تقریبات کے انعقاد میں معاونت بھی کی۔ یہ تمام تر پروگرامز / تقریبات استاد نصرت فتح علی خان آڈیٹوریم سول لائن فیصل آباد میں منعقد ہوئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔	میوزیکل محافل / پروگرامز	27
2۔	مصورانہ نمائش	17
3۔	ڈرامیٹک سرگرمیاں	18
4۔	ادبی پروگرامز	56

5۔ بچوں اور خواتین کے پروگرامز 26

6۔ مذہبی تقریبات 13

7۔ دیگر سرکاری وسماجی اصلاحی پروگرامز 52

8۔ مجموعی پروگرام 209

(ج) فیصل آباد آرٹ کونسل کا مالی سال 12-2011 کا مجموعی بجٹ۔/2741264 روپے ملازمین کی تنخواہوں کے اخراجات۔/4241879 روپے

دیگر اخراجات۔/3542276 روپے

محترمہ مدیحہ خان: جناب سپیکر! میں محکمہ کے جواب سے بالکل مطمئن ہوں اور میں اپنی پنجاب حکومت کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں اور وزیر اطلاعات وثقافت کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ وہ محکمہ کی بہتری کے لئے ماشاء اللہ اتنے مؤثر اقدامات کر رہے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1625 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ادارہ عافیت کا قیام ودیگر تفصیلات

***1625:** **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر سماجی بہبود وبیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ادارہ عافیت ہوم بے سہارا لوگوں کے لئے لاہور میں کس جگہ قائم کیا گیا ہے؟

(ب) مذکورہ ادارے کا کل رقبہ کتنا ہے اور کتنے رقبہ پر بلڈنگ تعمیر کی گئی ہے؟

(ج) اس ادارے کا 13-2012 کا سالانہ بجٹ فنڈز کتنا تھا اور یہ کن کن کاموں کے لئے کہاں خرچ کیا گیا کام وار تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر سماجی بہبود وبیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) محکمہ کے زیر انتظام بزرگ لوگوں کے لئے ادارہ عافیت لاہور میں سوشل ویلفیئر کمپلیکس سیکٹر ڈی نزد عمر چوک، ٹاؤن شپ میں واقع ہے۔

(ب) یہ ادارہ فی الحال معذوروں کے لئے مختص ادارے نشیمن میں کام کر رہا ہے۔ تاہم اس ادارے کے لئے نئی بلڈنگ سوشل ویلفیئر کمپلیکس میں زیر تعمیر ہے جس کا کل رقبہ 10022Sqf ہے۔ یہ بلڈنگ جون 2014 میں مکمل ہو جائے گی۔

(ج) اس ادارہ کو سال 13-2012 میں کل 63 لاکھ 68 ہزار روپے کا بجٹ دیا گیا جو کہ تنخواہوں، بزرگوں کے لئے کھانے پینے، utilities وغیرہ پر خرچ کیا گیا مد وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ سال 13-2012 میں نئی بلڈنگ کی تعمیر کے لئے 20 ملین روپے خرچ کئے گئے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس میں ایک simple سا سوال پوچھا گیا تھا کہ لاہور کے ادارہ "عافیت" کا سالانہ بجٹ کتنا ہے اور وہ کہاں کہاں خرچ کیا گیا؟ جس کا انہوں نے یہ جواب دیا ہے کہ 63 لاکھ، 68 ہزار روپے کا بجٹ تھا اور اس کی تفصیل میں بجلی کا پیٹرز کا بھی ذکر ہے یعنی اُس کے خرچے بتائے گئے ہیں۔ وزیر موصوف مجھے صرف اتنا بتا دیں کہ ان بزرگوں کے کھانے اور میڈیکل پر کتنا خرچ کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، بخاری صاحب!

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں معذرت خواہ ہوں کہ میرا محکمہ efficient زیادہ بن گیا ہے کہ اُس نے اس سوال کا زیادہ وضاحت سے جواب دے دیا ہے۔ پنجاب کے چھ اضلاع میں ہمارے ادارے کام کر رہے ہیں اور ہمارا ارادہ تو یہ ہے کہ ہم اس کو وقت کے ساتھ ساتھ تمام اضلاع میں لے کر جائیں۔ اس وقت ان چھ اداروں کے اندر ٹوٹل 109 لوگ ہیں اور لاہور کے ادارہ میں کل 33 لوگ ہیں اور یہ تاحیات ہیں۔ میں نے لاہور کے ادارہ میں جا کر ان کے ساتھ کھانا بھی کھایا ہے۔ کھانے میں ایک سبزی، ایک دال اور ہفتہ میں ایک آدھی دفعہ گوشت بھی مل جاتا ہے۔ یہاں پر بہت سارے ایسے لوگ ہیں جو سامنے نہیں آتے لیکن خاموشی سے اُن کے لئے کھانے کی چیزیں دے جاتے ہیں اور یہ وہ جگہ ہے جہاں پر ایک بوڑھا آدمی آئے اُس کو کپڑے سے لے کر اُس کی تمام چیزوں کے اخراجات حکومت برداشت کر رہی ہوتی ہے لیکن اس وقت وہاں پر بندے کم ہیں۔ وہاں پر ایک اور چیز ہے کہ اگر کوئی بزرگ صاحب حیثیت ہے اور اُس کی گھر میں لڑائی ہو جاتی ہے تو ہم اُس کو بھی temporary طور پر welcome کرتے ہیں۔ اُس سے ہم دو یا تین ہزار روپے ماہوار لیتے ہیں۔ محترمہ کو اگر کوئی information چاہئے میرے پاس دفتر میں آ جائیں تو ہم ابھی بیٹھ کر ہر چیز clear کر دیں گے۔

ڈاکٹر نوشین حامد:جناب سپیکر!میں نے بالکل simple سا break up مانگا تھا بہر حال بالکل satisfactory جواب نہیں ہے۔ دوسری چیز یہ ہے کہ اس کو ابھی تک Social Welfare Complex میں چلایا جارہا ہے تو معذوروں کے ادارہ "نشیمن "میں انہوں نے ان بزرگوں کو رکھا ہوا ہے۔وہاں پر waiting کی بہت لمبی لسٹ موجود ہے تو اُن کو accommodate کیوں نہیں کیا جارہا؟

جناب سپیکر: جی، بخاری صاحب!

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! ہمیں 16 ملین روپے کے فنڈز جاری ہو گئے ہیں۔ یہ بلڈنگ اس سال جون تک مکمل ہو جائے گی اور ہم وہاں پر شفٹ ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!اس وقت نشیمن میں جو معذور افراد ہیں ان کے لئے انہوں نے کیا بندوبست کیا ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! یہ نیا سوال بنتا ہے لیکن پھر بھی میں ان کو بتادیتا ہوں۔ ہمیں اس کے لئے فنڈز مل رہے ہیں۔ ہم لوگ تمام اضلاع کے اندر ایک ایک کر کے بنا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔اگلا سوال باؤ اختر علی صاحب کا ہے لیکن اس کا جواب نہیں آیا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر!آپ نے پہلے دو سوالات پر جو direction دی ہے اسی کے مطابق اس سوال کا جواب بھی next Monday کو انشاء اللہ آپ کی میز پر رکھیں گے۔

جناب سپیکر: ان کا جواب بھی دیں اور رپورٹ بھی لیں کہ ان سوالات کے جوابات کیوں نہیں آئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر!انشاء اللہ ہم آپ کو رپورٹ دیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1682 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں بے سہارا بزرگ شہریوں کے لئے بنائے گئے اداروں کی تفصیلات

*1682: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بے سہارا بزرگ شہریوں کے لئے محکمہ نے تین ادارے لاہور، ملتان اور راولپنڈی میں قائم کئے ہیں؟

(ب) مذکورہ اداروں میں داخلے کی شرائط کیا ہیں اور داخلے کا طریق کار کیا ہے؟

(ج) کیا حکومت شیخوپورہ، گوجرانوالہ، اوکاڑہ، قصور اور ساہیوال میں ایسے ادارے قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر کے (بے سہارا اور بزرگ) شہریوں کے لئے عافیت کے نام سے چھ ادارے لاہور، ملتان، ساہیوال، نارووال، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور راولپنڈی میں کام کر رہے ہیں۔

(ب) ان اداروں میں وہ بزرگ شہری جو غریب، بے سہارا، بے اولاد اور لاوارث ہوں اور ان کی عمر 60 سے زیادہ ہو اور وہ جسمانی اور ذہنی طور پر تندرست ہوں ان اداروں میں تاحیات رہ سکتے ہیں۔ مزید برآں وہ شہری جو خوشحال گھرانوں سے تو تعلق رکھتے ہیں مگر گھریلو جھگڑوں کی بدولت انکا گھروں میں رہنا ناممکن ہو جاتا ہے وہ بھی ان اداروں میں داخلے کے اہل ہیں مگر وہ چھ ماہ سے ایک سال تک ان اداروں میں قیام کر سکتے ہیں۔ ایسے خوشحال افراد کو اخراجات کی مد میں ۔/2000 سے ۔/3000 روپے ادا کرنے ہوتے ہیں اور رہائشیوں کو ادارے کے قواعد و ضوابط پر عمل کرنا ہوتا ہے اور ان کے گھر والے ملاقات کے لئے آ سکتے ہیں۔

(ج) محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام عافیت کے نام سے پہلے ہی بزرگ شہریوں کے لئے ساہیوال میں ایک ادارہ کام کر رہا ہے جبکہ شیخوپورہ، گوجرانوالہ، اوکاڑہ اور قصور میں فی الحال کوئی ایسا ادارہ بنانے کا ارادہ نہ ہے لیکن محکمہ اگلے پانچ سالہ منصوبہ میں ڈویژنل ہیڈکوارٹرز کی سطح پر ایسے ادارے قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! خوشحال لوگوں سے جو دو سے تین ہزار روپے لئے جاتے ہیں کیا یہ مناسب رقم ہے جبکہ یہ ادارہ غریبوں کو مفت خدمات فراہم کرتا ہے اس لئے خوشحال لوگوں سے دو سے تین ہزار روپے لینا غیر مناسب رقم ہے جو رکھی گئی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! دو یا تین ہزار روپے کی رقم چھوٹی سی رقم ہے۔ اگر ہم یہ رقم بھی ختم کر دیں تو پھر میرے خیال میں وہاں آنے والے مستحق لوگوں کے ساتھ ناانصافی ہو جائے گی۔ یہ لوگ عارضی طور پر وہاں آتے ہیں یہ زیادہ سے زیادہ تین دن یا ایک ہفتہ کے لئے آتے ہیں اس سے زیادہ دیر کے لئے نہیں آتے۔ ہم نے timeframe چھ ماہ سے ایک سال کا رکھا ہوا ہے لیکن یہ دو تین دن کے لئے آتے ہیں۔ ان کا اپنے بچوں سے تھوڑا سا جھگڑا ہو جاتا ہے تو یہ لوگ یہاں آ جاتے ہیں پھر ان کے بچے پیچھے آ جاتے ہیں اور انہیں لے جاتے ہیں۔ یہ nominal سی رقم ہے میرے خیال میں اس پر اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس رقم کے ہونے پر اعتراض نہیں ہے بلکہ میں یہ کہہ رہی ہوں کہ خوشحال لوگوں سے وصولی کی رقم اس سے زیادہ ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: اس میں case to case دیکھا جاتا ہے۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! ہمارا محکمہ لوگوں کو services دینے کے لئے ہے لوگوں کو تنگ کرنے کے لئے نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

وزیر بہبود آبادی (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع شیخوپورہ: مراکز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*480: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر بہبود آبادی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع شیخوپورہ میں پاپولیشن ویلفیئر کے کتنے مراکز ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) مذکورہ مراکز کو سال 11۔2010 اور 12۔2011 میں کتنے فنڈز فراہم کئے گئے؟

(ج) مذکورہ مراکز کو سال 11۔2010 اور 12۔2011 میں کتنی مالیت کی ادویات مہیا کی گئیں؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ بہبود آبادی کے 64 فلاحی مراکز قائم ہیں اور یہ تمام مراکز فنکشنل ہیں۔ علاوہ ازیں ضلع میں چھ فیملی ہیلتھ کلینکس بھی قائم کئے گئے ہیں جن میں سے تاحال دو کلینک (ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال شیخوپورہ اور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ننکانہ صاحب) فنکشنل ہیں۔ ان مراکز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ مراکز کو فراہم کئے گئے فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:

	2011-12	2010-11
فیملی ہیلتھ کلینکس	Rs.11,471,380/-	Rs.2,705,700/-
فلاحی مراکز	Rs.17,391,000/-	Rs.16,562,000/-

(ج) سال 11۔2010 اور 12۔2011 میں ضلع شیخوپورہ میں پاپولیشن ویلفیئر کے مراکز کو فنڈز کی کمی کے باعث عام بیماریوں سے متعلق ادویات مہیا نہیں کی گئیں۔

ضلع راولپنڈی: خواتین کو ہنر سکھانے والے اداروں کی تفصیلات

*1319: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع راولپنڈی میں خواتین کو ہنر سکھانے کے لئے کتنے ادارے یا سکول کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں کو گزشتہ پانچ سال کے دوران کتنا بجٹ فراہم کیا گیا اور وہ کن کن مدات میں خرچ ہوا سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع راولپنڈی میں خواتین کو ہنر سکھانے کے لئے 02 ادارے صنعت زار اور سلائی مرکز کام کر رہے ہیں۔اس کے علاوہ 82 سلائی سکول بھی کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ب) ضلع راولپنڈی میں کام کرنے والے اداروں صنعت زار اور سلائی مرکز کے گزشتہ پانچ سالوں کے بجٹ اور خرچ کی تفصیل (تتمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع راولپنڈی میں خواتین کی ترقی کے لئے کام کرنے والے اداروں کی تفصیلات

*1320: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں خواتین کے لئے محکمہ کے زیر کنٹرول جو ادارہ جات کام کر رہے ہیں ان کی تعداد مع نام و مقام بیان کریں اور یہ ادارے خواتین کی ترقی کے لئے کیا کیا فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟

(ب) حکومت نے گزشتہ پانچ سال کے دوران مذکورہ اضلاع میں خواتین کی ترقی کے لئے جو اقدامات اٹھائے ان کی سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع راولپنڈی میں محکمہ کے زیر کنٹرول کام کرنے والے ادارہ جات کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ضلع راولپنڈی میں محکمہ نے خواتین کی ترقی کے لئے دو ترقیاتی سکیمیں مکمل کیں۔ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1) Construction of building of female barracks at central/ district jails of Rawalpindi & Faisalabad.

اس سکیم کے تحت سنٹرل جیل راولپنڈی میں خواتین قیدیوں کے لئے بیرک تعمیر کی گئی اس سکیم پر 22.991M ملین کی لاگت آئی۔یہ سکیم مالی سال 09-2008 میں شروع کی گئی اور 11-2010 میں مکمل ہوئی۔

2. Construction of building of District industrial Home at Rawalpindi

اس سکیم کے تحت محکمہ کے قائم کردہ صنعت زار کی عمارت کی تعمیر کی گئی اس منصوبے پر 24.495M ملین کی لاگت آئی اس سکیم کا آغاز بھی مالی سال 09۔2008 میں ہوا۔

مالی سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران دیگر ترقیاتی کام ضلع راولپنڈی میں جاری رہا لیکن خواتین کی ترقی کے لئے کوئی منصوبہ شروع نہیں کیا گیا۔

مزید برآں خواتین کے ادارے PWP نے انڈسٹریل سنٹر میں کام کرنے والی ٹیچرز کا ماہانہ اعزازیہ 500 روپے سے بڑھا کر -/1500 کر دیا ہے۔

ضلع فیصل آباد: محکمہ سماجی بہبود کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*2149: میاں طاہر: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ سماجی بہبود کے کتنے دفاتر کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) اس محکمہ کا ضلع فیصل آباد کا سال 12۔2011 اور 13۔2012 کا بجٹ مدوار بتائیں؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنا بجٹ کن کن فلاحی کاموں پر خرچ ہوا، ان کاموں کی تفصیلات مع تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) اس محکمہ کے کون کون سے ادارے کہاں کہاں اس ضلع میں چل رہے ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ کے دفاتر مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ دفتر سینئر ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر / سیکرٹری ڈسٹرکٹ بیت المال کمیٹی D-508 سوشل ویلفیئر کمپلیکس، پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد

2۔ دفتر ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر D-508 سوشل ویلفیئر کمپلیکس، پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد

3۔ دفتر ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر یو ای ڈی پراجیکٹ نمبر 1-D-508 سوشل ویلفیئر کمپلیکس، پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد

4۔ دفتر ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر یو سی ڈی پراجیکٹ نمبر 2 سٹیٹ بنک روڈ نزد دفتر محکمہ انہار، فیصل آباد

5۔ دفتر مینجر ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار) D-508 سوشل ویلفیئر کمپلیکس، پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد

6۔ دفتر ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر (نگہبان سنٹر) D-508 سوشل ویلفیئر کمپلیکس، پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد

7۔ دفتر ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر (ڈے کیئر سنٹر) D-508 سوشل ویلفیئر کمپلیکس، پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد

8۔ دفتر سپرنٹنڈنٹ ریسکیو ہوم (دارالامان) A-519 غلام محمد آباد، فیصل آباد

9۔ میڈیکل سوشل آفیسر، میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال، فیصل آباد

10۔ میڈیکل سوشل آفیسر، میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، الائیڈ ہسپتال، فیصل آباد۔

11۔ میڈیکل سوشل آفیسر، ماڈل ڈرگ ابیوز سنٹر، ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال، فیصل آباد

12۔ میڈیکل سوشل آفیسر، میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال، جڑانوالہ، فیصل آباد

13۔ میڈیکل سوشل آفیسر، میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال، سمندری، فیصل آباد

14۔ سوشل ویلفیئر، ایس ای آر سی، ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد

15۔ سوشل ویلفیئر آفیسر، ایس ای آر سی، بورسٹل جیل فیصل آباد

16۔ دفتر ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر، یو سی ڈی پراجیکٹ، جڑانوالہ، بالائی منزل کوثر میڈیکل سٹور، فیصل آباد

17۔ دفتر ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر، سی ڈی پراجیکٹ، چک جھمرہ، ڈاکخانہ روڈ، فیصل آباد

18۔ دفتر ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر، آر سی ڈی پراجیکٹ نزد لاری اڈہ، سمندری، فیصل آباد

(ب) محکمہ سماجی بہبود ضلع فیصل آباد کا سال 12-2011 اور 13-2012 کے مدوار بجٹ کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ کے تمام اداروں کے ذریعے فلاحی کام سرانجام دیئے جاتے ہیں۔

(د) ضلع فیصل آباد میں محکمہ کے زیر انتظام چلنے والے تمام اداروں کی تفصیل جز (الف) میں بیان کر دی گئی ہے۔

شادی گرانٹ کی مد میں مختص کی گئی رقم و دیگر تفصیلات

*2173: جناب محمد انیس قریشی: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شادی گرانٹ منظور کروانے کا کیا طریق کار ہے اور فی کس کتنی رقم منظور کی جاتی ہے؟
(ب) سال14-2013ہر ضلع اور تحصیل میں شادی گرانٹ کے لئے کتنے کتنے فنڈز مختص کئے گئے ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) بیت المال قواعد کے مطابق والدین بیٹی کے نکاح کے بعد90 دن کے اندر اپنی درخواست اپنے متعلقہ چیئرمین بیت المال کمیٹی کے دفتر جمع کرائے گا اور چھان بین کے بعد مستحق قرار پانے پر انہیں مالی امداد دی جاتی ہے۔ غریب والدین کی شادی کی لئے مبلغ۔/35000 روپے کی رقم ہے اس سے تجاوز نہیں کر سکتے البتہ فنڈز کی موجودہ صورتحال کے پیش نظر متعلقہ ضلعی بیت المال کمیٹی اس میں کمی کرنے کی مجاز ہے۔
(ب) پنجاب بیت المال کے تمام دفاتر ضلعی سطح پر قائم ہیں تحصیل سطح پر قائم نہیں ہیں۔ حکومت پنجاب کی طرف سے پہلی سہ ماہی کے لئے گرانٹ مبلغ۔/2,12,50,000روپے وصول ہو چکے ہیں۔ پنجاب میں39 ضلعی بیت المال کمیٹیوں میں شادی گرانٹ کے لئے مختص رقم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد: محکمہ سماجی بہبود کے اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2352: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔58 فیصل آباد میں سماجی بہبود کے ادارے کہاں کہاں واقع ہیں؟
(ب) ان میں خواتین کو کون کون سے ہنر کی تعلیم دی جاتی ہے؟
(ج) ان اداروں کے سال12۔2011اور 13۔2012کے اخراجات ادارہ وار بتائیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) پی پی۔58 فیصل آباد میں محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت رجسٹرڈ ہونے والی سماجی رضاکارانہ تنظیمیں کام کر رہی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1. ینگ ویلفیئر سوسائٹی، چک نمبر543گ۔ب
2. بابا فرید گنج شکر ویلفیئر سوسائٹی، لکڑ منڈی ماموں کانجن
3. انجمن اصلاح معاشرہ، پرانا ڈاکخانہ بازار ماموں کانجن

4. انجمن تعمیر ملت، طارق کالونی ماموں کانجن
5. خوشحال پاکستان ویلفیئر سوسائٹی، چک نمبر 455گ۔ب
6. سوشل ویلفیئر سوسائٹی، چک نمبر 509گ۔ب
7. انجمن فلاح و بہبود، چک نمبر 493گ۔ب
8. اسراء ویلفیئر سوسائٹی، چک نمبر 505گ۔ب
9. الحراب ویلفیئر سوسائٹی، چک نمبر 547گ۔ب
10. الہلا ویلفیئر سوسائٹی، چک نمبر 493گ۔ب
11. انجمن فلاح و بہبود، چک نمبر 549گ۔ب

(ب) ان NGO's کے تحت دستکاری سکولوں میں خواتین کو مختلف ہنر سکھائے جاتے ہیں جیسے سلائی کڑھائی، کوکنگ، کمپیوٹر ٹریننگ وغیرہ وغیرہ۔

(ج)

	سال 12۔2011		سال 13۔2012	
	آمدن	خرچ	آمدن	خرچ
1۔ینگ ویلفیئر سوسائٹی، چک نمبر 543گ۔ب	64450	63970	79450	78910
2۔بابا فرید گنج شکر ویلفیئر سوسائٹی، لکڑ منڈی ماموں کانجن	68210	67245	74420	74250
3۔انجمن اصلاح معاشرہ، پرانا ڈاکخانہ بازار ماموں کانجن۔	35730	35610	37340	36935
4۔انجمن تعمیر ملت، طارق کالونی ماموں کانجن	غیر فعال		غیر فعال	
5۔خوشحال پاکستان ویلفیئر سوسائٹی چک نمبر 455گ۔ب	25730	25495	27790	26890
6۔سوشل ویلفیئر سوسائٹی، چک نمبر 509گ۔ب	48985	48765	52630	52740
7۔انجمن فلاح و بہبود، چک نمبر 493گ۔ب	65895	65765	69695	69485
8۔اسراء ویلفیئر سوسائٹی، چک نمبر 505گ۔ب	12870	12730	15690	15470
9۔الحراب ویلفیئر سوسائٹی، چک نمبر 547گ۔ب	غیر فعال		غیر فعال	
10۔الہلا ویلفیئر سوسائٹی، چک نمبر 493گ۔ب	35670	34795	48795	48630
11۔انجمن فلاح و بہبود، چک نمبر 549گ۔ب	18690	17530	19930	18530

صوبہ میں چیئرمین بیت المال کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2440: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ پنجاب میں چیئرمین بیت المال کون کون ہیں۔ ان کے تقرر کس معیار کو پیش نظر رکھ کر کئے گئے ہیں۔ کیا چیئرمین بیت المال کے تقرر سے پہلے ان کے ذاتی کردار، تعلیمی قابلیت، دینی علم اور پابند صوم وصلوٰۃ ہونے کو بھی دیکھا جاتا ہے؟

(ب) بیت المال کمیٹیز کے چیئرمین کیا اپنے اپنے area of operation کے رہائشی ہیں۔ان کے نام، تعلیمی قابلیت، سابقہ دینی و سماجی خدمات کی تفصیل اور موجودہ اقامتی پتا سے مطلع فرمائیں؟

(ج) بیت المال کمیٹیز کے ممبران کون کون ہیں، ان کا تقرر کس معیار کو مدنظر رکھ کر کیا جاتا ہے اور کتنے عرصہ کے لئے تقرر کیا جاتا ہے۔کیا تقرری کے معیار میں تعلیمی قابلیت، دینی علم اور باکردار ہونا بھی شامل ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) پنجاب میں کل 39 بیت المال کمیٹیاں ہیں ہر ایک میں چیئرمین کی تعیناتی کی گئی جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

چیئرمین کی تعیناتی پنجاب بیت المال کونسل رولز 2003 کی شق (7-27) کو مدنظر رکھ کر تعیناتی کی جاتی ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

(الف) اسی ضلع کا مستقل رہائشی اور پاکستانی شہریت کا حامل صحت مند، جوان ہمت اور معاملہ فہم شخص ہو۔

(ب) پختہ کردار کا مالک ہو اور اپنے علاقہ میں ایک معزز شہری کے طور پر جانا جائے۔

(ج) سماجی بہبود کے کاموں میں دلچسپی رکھتا ہو اور اس حوالے سے اپنے سکونتی ضلع / علاقہ میں ممکنہ حد تک فعال سماجی کارکن ہو۔

(د) ایسے وسیاسی کارکن جو پارٹی بازی اور فرقہ واریت سے اجتناب کرتے ہوئے صرف خوشنودی خدا کے لئے کار خیر کرنے کے متمنی ہوں اور بیت المال فنڈز کو پوری نیک نیتی سے حق داروں تک پہنچانے کا جذبہ رکھتے ہوں اور اس کے لئے اپنا وقت اور پیسا صرف کرنے پر مائل ہوں۔ تعلیم، صحت یا سماجی بہبود کے کاموں میں نمایاں مقام وکارکردگی کے حامل ہوں۔

(ر) مقامی حکومت قومی و صوبائی اسمبلیوں کے انتخاب میں حصہ لینے والے افراد ضلع کیمٹیوں کی رکنیت کے اہل نہیں ہوں گے۔

(ب) پنجاب میں بیت المال کمیٹیز کے چیئرمین اپنے اپنے area of operation کے رہائشی ہیں۔ان کے نام، تعلیمی قابلیت اور موجودہ اقامتی پتا کی تفصیلات تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)

(الف) پنجاب میں بیت المال کمیٹیز کے ممبران کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ممبران کی تعیناتی کے لئے بھی وہی معیار مقرر ہے جو کہ چیئرمین کے لئے مقرر ہے۔ ممبران کی تعیناتی تین سال کے لئے کی جاتی ہے۔

ضلع ساہیوال: ضلعی بیت المال کمیٹی کو امداد کے لئے ملنے والی درخواستوں کی تفصیلات

*2696: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران ضلع ساہیوال میں ضلعی بیت المال کمیٹی کو کتنی درخواستیں برائے مالی امداد جہیز فنڈ و دیگر موصول ہوئی، تفصیل سال وار بتائیں؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم مالی امداد جہیز فنڈز کی ادائیگی پر خرچ ہوئی اور کتنی درخواستیں فنڈز کی کمی کی وجہ سے داخل دفتر کر دی گئیں؟

(ج) ان سالوں کے دوران بیت المال سے کتنے افراد کا مفت علاج کروایا گیا ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) سال 12۔2011 کے دوران ضلعی بیت المال کمیٹی ساہیوال کو مالی امداد، جہیز فنڈ 477 اور دیگر 5274 اور سال 13۔2012 میں مالی امداد، جہیز فنڈ میں 146 اور دیگر 1439 درخواستیں موصول ہوئیں۔

(ب) 12۔2011 جہیز فنڈ کے لئے جاری کی گئی امدادی رقم -/185,00,00 اور 13۔2012 میں -/5,94,000 کی رقم جاری کی گئی۔ پانچ درخواستیں فنڈ کی عدم دستیابی پر التواء میں رکھی گئیں۔

(ج) 12۔2011 کے دوران 56 اور 13۔2012 کے دوران 42 مریضوں کا مفت علاج کروایا گیا ہے۔

لاہور: دارالامان و فلاحی مراکز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2812: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں کتنے دارالامان اور دیگر فلاحی مراکز قائم ہیں، ان کے نام اور جگہ کی تفصیل بتائیں؟

(ب) ان میں کتنے افراد رہائش پذیر ہیں؟

(ج) ان اداروں کے سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے اخراجات کی تفصیل سال وار اور مد وار بتائیں؟

(د) لاہور میں حکومت کتنے مزید فلاحی گھر دارالامان بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) لاہور میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام ایک دارالامان اور مزید آٹھ فلاحی ادارے کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان اداروں میں رہائش پذیر افراد کی تعداد (الف) تتمہ میں بیان کر دی گئی ہے۔

(ج) ان اداروں کے بجٹ کی تفصیل بھی جز (الف) کے تتمہ میں بیان کر دی گئی ہے۔

(د) لاہور میں حکومت بھکاریوں کے لئے دارالکفالہ کے نام سے ادارہ قائم کر رہی ہے جس کی بلڈنگ کی تعمیر جاری ہے۔

ضلع فیصل آباد: بیوہ اور غریب عورتوں کے لئے بنائے گئے آشیانہ گھر و دیگر تفصیلات

*2838: میاں طاہر: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع فیصل آباد میں آشیانہ گھر بنائے گئے ہیں؟

(ب) یہ کب، کس کس مقصد کے لئے قائم کئے گئے تھے؟

(ج) ان اداروں میں کون کون رہائش / قیام کر سکتے ہیں؟

(د) اس وقت ان اداروں میں کون کون رہائش / قیام پذیر ہیں اور کب سے؟

(ہ) ان اداروں میں کتنے سرکاری ملازم اپنے فرائض سر انجام دے رہے ہیں؟

(و) ان اداروں کے سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے اخراجات کی تفصیل مد وار اور سال وار بتائیں؟

(ز) ان اداروں میں کیا کیا سہولیات میسر ہیں اور جو سہولیات میسر نہ ہے اور یہ سہولیات کب تک فراہم کر دی جائیں گی؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال(سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) یہ درست نہ ہے محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام ضلع فیصل آباد میں کوئی آشیانہ گھر نہ بنائے گئے ہیں۔

(ب) کیونکہ محکمہ نے ایسے کوئی گھر نہ بنائے ہیں لہذا مقاصد، رہائش کرنے والے افراد، ملازمین اور بجٹ وغیرہ کے بارے میں تفصیلات دینا ممکن نہ ہے۔

(ج) ایضاً

(د) ایضاً

(ہ): ایضاً

(و): ایضاً

(ز): ایضاً

محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت چلنے والے چمن گھر کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2866: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ کے زیر انتظام چمن گھر کہاں کہاں واقع ہیں، ضلع وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) متذکرہ بالا چمن گھروں سے 2010 سے 2013 تک کتنے بچے مستفید ہوئے؟

(ج) درج بالا چمن گھروں میں رہائش پذیر بچوں کی تعلیم، خوراک اور لباس کا کیا بندوبست ہوتا ہے؟

(د) کیا حکومت ہر ضلع / تحصیل کی سطح پر ایسے ادارے قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال(سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام ذہنی معذور بچوں کے لئے ایک ادارہ چمن کام کر رہا ہے۔ یہ ادارہ ضلع لاہور میں سوشل ویلفیئر کمپلیکس سیکٹر ڈی نزد عمر چوک ٹاؤن شپ میں واقع ہے۔

(ب) چمن سے 2010 تا 2013 666 ذہنی معذور بچے مستفید ہوئے۔

(ج) چمن میں رہائش پذیر بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک ووکیشنل ٹیچر موجود ہے جو بچوں کو ان کی عمر اور ذہنی صلاحیت کے مطابق تعلیم و تربیت دیتا ہے، رہائش بچوں کی خوراک اور لباس کے لئے حکومت ادارے کو سالانہ بجٹ فراہم کرتی ہے۔ خوراک کے بجٹ میں حکومت فی دن کے حساب سے فی بچے کے لئے 100 روپے کا بجٹ دیتی ہے اور لباس میں بچوں کو یونیفارم اور موسم کے مطابق کپڑے فراہم کئے جاتے ہیں۔

(د) جی ہاں! محکمہ ضلعی سطح پر ایسے ادارے قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے جس کا انحصار حکومت کی طرف سے فراہم کردہ فنڈز پر ہے۔

صوبہ میں بھکاریوں کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*2867: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 2010 سے آج تک صوبہ پنجاب میں بھکاریوں کی بحالی rehabilitation کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) کیا حکومت بھکاریوں کی rehabilitation کے حوالے سے کوئی جامع پالیسی مرتب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) 2010 سے اب تک بھکاریوں کی بحالی کے لئے محکمہ کے ماتحت لاہور میں مختلف NGO's کام کر رہی ہیں۔ یہاں بھکاریوں کو فنی تعلیم دی جاتی ہے تاکہ وہ یہاں سے نکل کر بھیک مانگنے کی بجائے بہتر طریقے سے حلال روزی کما سکیں۔ اس کے علاوہ Anti Beggary Campaign بھی چلائی گئی اور سیمینارز بھی کروائے گئے جگہ جگہ بھیک مانگنے کے خلاف پوسٹرز اور بینرز لگائے گئے۔

(ب) محکمہ بھکاریوں کی بحالی کے لئے لاہور میں ایک ادارہ Shelter Home بنا رہا ہے جس کی تعمیر جون 2014 میں مکمل ہو جائے گی اور بھکاریوں کی بحالی کا سلسلہ باقاعدہ طور پر شروع ہو جائے گا۔ یہ ادارہ Punjab Vagrancy Ordinance, 1958 کے تحت کام کرے گا۔ یہاں بھکاریوں کی رجسٹریشن ہو گی اور ادارے میں ایک وقت میں 100 بھکاری

قیام کر سکیں گے اور ان کو ضرورت کے مطابق میڈیکل کی سہولیات بھی دی جائیں گی۔ بھکاریوں کی بحالی کے لئے ووکیشنل ٹریننگ اور مذہبی تعلیمات دی جائیں گی اور اگر بھکاریوں کو قانونی مدد کی ضرورت ہوگی تو وہ بھی فراہم کی جائے گی۔

ضلع راولپنڈی: محکمہ سوشل ویلفیئر خواتین ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2902: محترمہ تحسین فواد: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع راولپنڈی میں محکمہ سوشل ویلفیئر میں کتنی خواتین کام کر رہی ہیں ان کے نام اور عہدے بتائے جائیں؟

(ب) مذکورہ خواتین ضلع راولپنڈی میں کتنے عرصہ سے فائز ہیں نیز مذکورہ ضلع میں رجسٹرڈ این جی اوز کتنی ہیں اور ان کے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ج) محکمہ ہذا کے تحت ضلع راولپنڈی میں دستکاری کے کتنے سکول ہیں اور کہاں کہاں کام کر رہے ہیں نیز کیا ان میں دستکاری اور ہنر مندی کی تربیت دی جاتی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع راولپنڈی میں محکمہ سوشل ویلفیئر میں کل 39 خواتین کام کر رہی ہیں جن میں گریڈ 17 اور 18 کی 11 اور گریڈ 1 تا 14 کی 28 خواتین شامل ہیں ان خواتین کے نام اور عہدوں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) عرصہ تعیناتی کی تفصیل تتمہ (الف) پر بیان کر دی گئی ہے جبکہ ضلع راولپنڈی میں کل 608 این جی اوز رجسٹرڈ ہیں ان این جی اوز کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع راولپنڈی میں محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام اس وقت 82 دستکاری سنٹرز کام کر رہے ہیں اور ان سنٹرز میں خواتین کو دستکاری کی بنیادی تعلیم دی جاتی ہے۔ ان سنٹرز کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں گداگری کے خاتمہ کے لئے اٹھائے گئے اقدامات و دیگر تفصیلات

*2928: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ میں کس کس شہر میں Shelter Homes بنائے گئے ہیں؟

(ب) انShelter Homeمیں کتنے افراد کو رکھنے کی گنجائش ہے؟

(ج) کیا محکمہ کے پاسBeggarsکو پکڑنے کا اختیار ہے تو کس قاعدہ/قانون کے تحت ہے اور حکومت نے گداگری کے خاتمہ کے لئے صوبہ میں پچھلے دو سالوں کے دوران کیا اقدامات اٹھائے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کیا محکمہ کے پاس کوئی ایسے سکواڈ ہیں جوBeggarsکو پکڑتے ہیں؟

(ہ) کیا محکمہ لاہور شہر میں جگہ جگہ پر جو گداگر نظر آتے ہیں، ان کو پکڑنے اور اس شہر سے گداگری کا خاتمہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) حکومتی سطح پر لاہور میںShelter Homeقائم کیا گیا ہے جو ابھی تعمیراتی مرحلہ میں ہے اور جون2014میں مکمل ہو جائے گا۔

(ب) حکومتی سطح پر قائمShelter Homeمیں تقریباً100افراد کو رکھنے کی گنجائش ہے۔

(ج) Vagrancy Act,1958 کے تحت ہوم ڈیپارٹمنٹ کے پاس beggarsکو پکڑنے کا اختیار ہے۔سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ گداگروں کی فلاح و بہبود،ٹریننگ اور rehabilitationکی خدمات فراہم کرتا ہے۔

(د) نہیں محکمہ کے پاس ایسا کوئی سکواڈ نہیں ہے جوbeggarsکو پکڑ سکے۔

(ہ) محکمہ سوشل ویلفیئرbeggars کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرنا چاہتا ہے اور گداگروں کو ہنر مند بنانا چاہتا ہے تاکہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر معاشرے کا کارگر حصہ بن سکیں۔

صوبہ میں مستحق بچیوں کی شادی کے لئے فراہم کی جانے
مالی امداد و دیگر تفصیلات

*2965: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مستحق لڑکی کی شادی کے لئے محکمہ بیت المال کتنی امداد فراہم کرتا ہے اور اس کا طریق کار کیا ہے؟

(ب) رواں سال اس مد میں ابھی تک کتنی رقم خرچ ہوئی ہے اور اس کار خیر کے لئے کل کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس رقم کو بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) مستحق لڑکی کی شادی کے لئے -/35000 روپے تک امداد فراہم کرتا ہے۔ بیت المال قواعد کے مطابق والدین بیٹی کے نکاح کے بعد 90 دن کے اندر اپنی درخواست اپنے متعلقہ چیئرمین بیت المال کمیٹی کے دفتر جمع کرائے گا اور چھان بین کے بعد مستحق قرار پانے پر انہیں مالی امداد دی جاتی ہے۔

(ب) رواں سال کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی اور اس کار خیر کے لئے مبلغ -/2,040,0000 روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ج) ہاں! گورنمنٹ کی طرف سے گرانٹ بڑھانے پر منحصر ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ایک انتہائی اہم معاملہ ہے جس پر پورے پاکستان کی نظریں لگی ہوئی ہیں اور جس کی وجہ سے پچھلے کئی سالوں سے ہمارا ملک ہر لحاظ سے destable ہے۔ اس بارے میں ایک قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں اس لئے میری آپ سے درخواست ہے کہ معمول کی کارروائی معطل کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں تھوڑی دیر ٹھہر جائیں، ابھی وزیر قانون صاحب بھی آ جائیں گے پھر آپ دونوں بیٹھ کر معاملے کو settle کر لیجئے گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! وزیر قانون نے کہا تھا کہ میں پہنچ رہا ہوں۔

جناب محمد عارف خان سندھیلہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سندھیلہ صاحب!

جناب محمد عارف خان سندھیلہ: جناب سپیکر! میں ایک بہت اہم مسئلہ کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ پنجاب حکومت نے شیخوپورہ میں کروڑوں اربوں روپے کے اخراجات کئے ہیں لیکن وہاں پر گلیوں، بازاروں کے گٹر اور جو سیوریج سسٹم ہے وہ اس طرح کا ہے کہ انسانی زندگیاں ہر روز موت کے منہ میں جا رہی ہیں۔ آج کے اخبار میں آیا ہے کہ ---

جناب سپیکر: سندھیلہ صاحب! یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔ آپ طریق کار کے مطابق تحریک التوائے کار لائیں جس پر میں آپ کو اجازت دوں۔

جناب محمد عارف خان سندھیلہ: جناب سپیکر! ٹھیک ہے لیکن میں گزارش کرتا ہوں کہ آپ بااختیار ہیں آپ اپنی طرف سے ایک آرڈر دیں کیونکہ کل ایک معصوم بچی گٹر میں گر کر جاں بحق ہو گئی، شہر میں ہڑتال ہو گئی، لوگوں نے ٹریفک کو جام کر دیا اور لوگوں نے میرے گھر کا گھیراؤ کیا۔ اب ہم کس منہ سے واپس جائیں چونکہ وہ آنسوؤں کے ساتھ اس لتھڑی ہوئی بچی کو لے کر میرے پاس آ گئے تھے۔

جناب سپیکر: سندھیلہ صاحب! آپ کے پاس forum موجود ہے۔ آپ کچھ لکھ پڑھ کر دیں تو ہم کچھ کریں گے ایسے بات کرنے کا کیا فائدہ ہے؟

جناب محمد عارف خان سندھیلہ: جناب سپیکر! میں کیسے واپس جاؤں گا اور ان لوگوں کو کیا جواب دوں گا؟ آپ اپنی طرف سے ایک حکم جاری کریں اور جو ذمہ داران ہیں جن کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا ہے ان کو یہاں پر بلائیں۔ آپ سیکرٹری لوکل گورنمنٹ اور وہاں کے افسران کو یہاں طلب کریں۔

جناب سپیکر: کیا یہاں متعلقہ منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں؟

جناب محمد عارف خان سندھیلہ: جناب سپیکر! تین چار ماہ میں تین چار لوگ گٹروں میں گر کر جاں بحق ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ معاملہ تنویر اسلم ملک صاحب سے متعلقہ ہے لیکن آپ کچھ لکھ پڑھ کر لائیں۔ اس کے بعد میں ان کو کچھ کہوں گا۔ آپ کوئی تحریر لکھ کر لائیں جس سے آپ کا کوئی فائدہ بھی ہو۔

اب قواعد کی معطلی کی تحریک لیتے ہیں۔ وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان اور قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پاکستان میں امن کی خاطر مذاکرات کا عمل شروع کرنے کے سلسلہ میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔ جی، میاں صاحب!

قواعد کی معطلی کی تحریک

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پاکستان میں امن کی خاطر

مذاکرات کا عمل شروع کرنے کے سلسلہ میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پاکستان میں امن کی خاطر مذاکرات کا عمل شروع کرنے کے سلسلہ میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پاکستان میں امن کی خاطر مذاکرات کا عمل شروع کرنے کے سلسلہ میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

پاکستان میں امن کی خاطر مذاکرات کے عمل کو تحسین کا پیش کیا جانا

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ قرارداد پیش کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان پاکستان میں امن کی خاطر مذاکرات کا عمل شروع کرنے کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور امید کرتا ہے کہ مذاکرات کا یہ عمل کامیابی سے ہمکنار ہوتا کہ پاکستان میں بدامنی، انتشار اور دہشتگردی کا خاتمہ ہو سکے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان پاکستان میں امن کی خاطر مذاکرات کا عمل شروع کرنے کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور امید کرتا ہے کہ مذاکرات کا یہ عمل کامیابی سے ہمکنار ہوتا کہ پاکستان میں بدامنی، انتشار اور دہشتگردی کا خاتمہ ہو سکے۔"

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں اس قرارداد میں ترمیم چاہتا ہوں۔ میرے بھائی محمود الرشید صاحب نے جو قرارداد پیش کی ہے مجھے اس سے کوئی اختلاف نہیں ہے کیا ان کی پارٹی کا یہی مؤقف تھا تو پھر عمران خان صاحب۔۔

جناب سپیکر: آپ یہ بحث چھوڑ دیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ میری بات سنئے۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں۔ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ یہاں متفقہ طور پر بات ہو رہی ہے۔ آپ چھوڑیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ان کو کہا گیا تھا۔

جناب سپیکر: آپ کیا کر رہے ہیں؟ اس کو controversial نہ بنائیں۔ مہربانی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ان کو موقع ملا تھا۔ آپ میری بات سنیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں میں آپ کی بات نہیں سنوں گا۔ اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی اس لئے سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان پاکستان میں امن کی خاطر مذاکرات کا عمل شروع کرنے کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور امید کرتا ہے کہ مذاکرات کا یہ عمل کامیابی سے ہمکنار ہو تاکہ پاکستان میں بدامنی، انتشار اور دہشتگردی کا خاتمہ ہو سکے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اگر آپ پوائنٹ آف آرڈر لینا چاہتے ہیں تو پھر کوئی contravention بات نہ آئے اور کسی کو comment بھی نہ کریں۔ آپ کی مہربانی ہو گی۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! 3۔دسمبر کو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے سوال تھے۔ اس دن میرے سوال پر آپ نے direction دی تھی کہ سکول میں jobs 29 خالی تھیں جن کا منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ یہ 2000 سے خالی ہیں۔ میرے پاس ساری writing اور documents موجود ہیں جو میں اپنے ساتھ

لے کر آیا ہوں۔انہوں نے کہا تھا کہ جنوری کے آخر میں میٹنگ بُلالی جائے گی اور بھرتیاں کر لی جائیں گی۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب کون سے ہیں؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اُس دن محکمہ صحت کے پارلیمانی سیکرٹری صاحب جواب دے رہے تھے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب کون ہیں، کیا پارلیمانی سیکرٹری ادھر موجود ہیں؟ میرا خیال ہے کہ اس پر Monday والے دن بات کر لیں گے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ڈاکٹر فرخ تھے۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے Monday کو وہ آجائیں گے لہذا اس کو Tuesday تک postpone کر دیتے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! Tuesday کو کر لیں لیکن یہ point بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر: بات کر لیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے ایک بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ کارروائی کیوں نہیں چلنے دیتے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں بس ایک منٹ بات کرنا چاہتا ہوں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: ایک منٹ نہیں ہے، یہ تحاریک التوائے کار کا وقت ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پھر آپ time out دے دیں آپ کے پاس اختیار ہے۔ پھر آپ کہتے ہیں کہ ٹائم ختم ہو گیا ہے یا تو آپ time out دے دیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! اس کے بعد آپ کو ٹائم دے دیں گے ہمیں اب تحاریک التوائے کار take up کر لینے دیں۔ پہلی تحریک التوائے کار 622/13 ہے جو میاں محمود الرشید صاحب، میاں محمد اسلم اقبال صاحب اور ڈاکٹر مراد راس صاحب کی طرف سے ہے۔ یہ انہوں نے move کر لی تھی۔ کیا اس کا جواب آیا ہے؟

لاہور میں مسلم لیگ (ن) سے تعلق رکھنے والے ایم پی ایز کو ترقیاتی فنڈز کا اجراء

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ تحریک جو کہ میاں محمودالرشید صاحب کی طرف سے پیش کی گئی تھی جس کا نمبر 622/13 ہے اس کا جواب موصول ہو چکا ہے جو میں پڑھ دیتا ہوں۔ روزنامہ "خبریں" مورخہ 13/9/2013 کی خبر حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔ حکومت پنجاب پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ نے بذریعہ مراسلہ مورخہ 6/9/2013 تتمہ (الف) کے تحت پنجاب کے تمام اضلاع میں تکمیل منصوبہ جات High District Development Programme برائے سال 2013/14 کے تحت ضلع لاہور کے لئے مبلغ 180 ملین روپے مختص کئے ہیں اور حکومت پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ نے بذریعہ آرڈر نمبر 1-82/2013 مورخہ 20/9/13 تتمہ (ب) کے مطابق ضلع لاہور کے تمام ایم پی اے صاحبان کو 180 ملین روپے برائے تکمیل ترقیاتی کام ہائے کے لئے release کئے ہیں جس میں سرکاری اور غیر سرکاری ممبران پارلیمنٹ کی کوئی تفریق نہ رکھی گئی ہے جس میں ایم پی اے صاحبان نے اپنی ترقیاتی سکیمیں identify کی تھیں۔ متعلقہ accusing agency نے ان کے estimate تیار کر کے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ Planning Wing میں جمع کروائے تھے ان کی ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی نے approval کر دی ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید) جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جب سے نئے انتخابات ہوئے ہیں اس سے بڑا جھوٹ ایوان میں کبھی نہیں بولا گیا۔ یہ کتنا غلط جواب ہے۔ ہم پی ٹی آئی کے تین ممبران جو لاہور سے منتخب ہوئے ہیں یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں کسی سے کوئی بات نہیں ہوئی اور یہ سارے لوگ جو مسلم لیگ کے elected لوگ ہیں اس کے علاوہ جو ہمارے سامنے شکست خوردہ ہیں جنہیں شکست ہوئی ہے اُن لوگوں کو funds تفویض کئے جا رہے ہیں اور دھڑا دھڑ development کے کام ہو رہے ہیں۔ اس سے ہمارا استحقاق بھی مجروح ہو رہا ہے اور وہ جو ہمارے علاقے کے voters ہیں ان کو کس چیز کی سزا مل رہی ہے؟ میرا خیال ہے کہ یہ جواب درست نہیں ہے جو حکومتی بنچوں کی طرف سے آیا ہے، اس کا درست جواب دیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایم پی ایز کو اس طرح سے گرانٹ دینا ہی ٹھیک نہیں ہے یہ سارے پیسے لوکل گورنمنٹ کے ہیں اور یہ سڑکیں، نالیاں اور گٹر بنانا یہ لوکل

گورنمنٹ کے اداروں کا کام ہے لیکن جس طرح سے آپ خود مان رہے ہیں کہ 180 ملین روپے کے funds ہم نے جاری کر دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: ان کی ذات کو کسی نے funds نہیں دینے، آپ کے حلقہ جات کو funds دے رہے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! حلقہ جات کو funds نہیں دے رہے، وہ کہہ رہے ہیں کہ اس میں تخصیص نہیں ہے، سارے منتخب نمائندوں کو ہم اعتماد میں لے رہے ہیں۔ میں اس بات کو چیلنج کر رہا ہوں کہ منتخب نمائندوں کو جن کا تعلق تحریک انصاف سے ہے اس شہر کے اندر اُن کے ساتھ کوئی رابطہ نہیں، ان سے کوئی سکیم نہیں مانگی گئی اور ان کو کسی meeting کی اطلاع نہیں ہے۔ ہمارے مقابلے میں جنہوں نے شکست کھائی ہے ان کو ان کمیٹیوں کے اندر بلایا جا رہا ہے ان سے priorities لی جا رہی ہیں، یہ pre pool rigging کے ضمن میں آتا ہے کہ آپ کروڑوں روپے کے funds جاری کر دیں اور اپنے منظور نظر لوگوں کو کامیاب کروانے کے لئے ان کی سکیمیں لیں اور وہاں پر ترقیاتی کام شروع کروا دیں۔ یہ discrimination ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ جواب درست نہیں ہے اس کا درست جواب آنا چاہئے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں انہوں نے مکمل طور پر جواب دے دیا ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ یہ غلط فہمی دور ہونی چاہئے کہ یہ کوئی گرانٹ ہے یا کوئی members کو چیز دی جاتی ہے۔ ہر منتخب member خواہ اس کا تعلق قومی اسمبلی سے ہو، صوبائی اسمبلی سے ہو یا بلدیاتی ادارے سے ہو آپ کسی بھی منتخب member کو اس بات سے محروم نہیں کر سکتے کہ وہ اپنے علاقے میں کوئی سڑک، سیوریج یا کوئی بھی چیز اگر اس کی حالت بہتر نہیں ہے اور وہاں پر کوئی development کی ضرورت ہے اُس کی وہ نشاندہی نہ کر سکے۔ یہاں پر لفظ identification کا ہے۔ ہر فرد بلکہ عام شہری کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ وہ حکومت کو اس قسم کے معاملات کی نشاندہی کرے۔ یہ ایوان جب بجٹ پاس کرتا ہے تو ڈویلپمنٹ کی صوابدید حکومت کی ہے اور اس سلسلے میں جو بڑے منصوبے ہوتے ہیں ان کی علیحدہ allocation ہوتی ہے اور ایک فنڈ ایسا ہوتا ہے جس کی بڑی مقدار نہیں ہوتی اس کو مختص کر دیا جاتا ہے کہ ہر حلقے میں اتنی ضرورت ہوتی ہے یعنی کسی سڑک کی مرمت یا کوئی دوسرا چھوٹا موٹا کام ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں جن ممبران نے نشاندہی کی ہے اس کے مطابق کام ہوئے ہیں۔ اگر کسی جگہ پر کسی ممبر نے نشاندہی نہیں کی تو ایک عام شہری بھی اس بات کی نشاندہی کر سکتا ہے کہ میرے گھر یا میرے محلے

کی سڑک، پارک یا کوئی سیوریج کا مسئلہ ہے۔ محترم اپوزیشن لیڈر صاحب نے خود پچھلے اجلاس میں میرے ساتھ بات کی تھی تو میں نے خود اُس وقت ان کو عرض کیا تھا کہ اگر آپ کچھ سکیموں کی نشاندہی کرنا چاہتے ہیں تو آپ حکم کریں میں آپ کے ساتھ ٹائم بھی طے کرتا ہوں لہذا آپ میرے ساتھ چیف منسٹر صاحب کے پاس چلیں کیونکہ چیف منسٹر صاحب اس ایوان کے بھی لیڈر ہیں اور چیف ایگزیکٹو بھی ہیں۔ آپ جن چیزوں کی نشاندہی کرنا چاہتے ہیں یا لاہور اور پنجاب میں ڈویلپمنٹ کے سلسلے میں کوئی مشورہ دینا چاہتے ہیں تو آپ حکم کریں۔ ہم with a cup of tea آپ کی خدمت مدارت بھی کرنے کو تیار ہیں۔ انہوں نے مجھے کہا کہ ہم پوچھ کر اور مشورہ کر کے بتائیں گے لیکن مشورہ کر کے یا پوچھ کر انہوں نے مجھے آج تک نہیں بتایا اور اب یہ اعتراض کر رہے ہیں۔ اگر میاں صاحب ڈویلپمنٹ کے منصوبوں کی کوئی نشاندہی کرنا چاہتے ہیں تو most welcome جب یہ چاہیں ہم اِن کے ساتھ بیٹھنے کو تیار ہیں۔ اسی طرح چیف منسٹر پنجاب جو اس ایوان کے قائد ایوان بھی ہیں تو جب یہ چاہیں یا ان کے پاس spare time ہو تو اُن کے ساتھ بھی بیٹھنے کو تیار ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ شرط کہ وزیر اعلیٰ کی خدمت میں حاضر ہوں، اس کے بعد آپ پر کوئی نظر کرم ہو پھر آپ کو فنڈز ملیں گے تو یہ discrimination ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایسا کہیں نہیں ہوتا۔ ہم elected لوگ ہیں اور ہمیں ہماری عوام نے منتخب کیا ہے لہذا یہ عوام کی رائے کی توہین ہے کہ آپ یہ شرط لگائیں کہ ہم وزیر اعلیٰ کی خدمت میں حاضر ہوں اور اُن سے درخواست کریں تب ہمارے علاقے کے کام ہو سکتے ہیں ورنہ نہیں ہو سکتے۔ اس پر میں سمجھتا ہوں کہ یہ نقطہ نظر بالکل غلط ہے۔ یہاں پر واضح طور پر چیف سیکرٹری نے ایک notification بھی کیا جس میں انہوں نے elected representatives کا لفظ استعمال کیا۔ اب جو elected representatives ہیں وہ خواہ کسی بھی پارٹی سے ہوں، (ق) لیگ سے ہوں، پی ٹی آئی سے ہوں یا پیپلز پارٹی سے ان کا تعلق ہو تو ان کا یہ استحقاق بنتا ہے کیونکہ ان کے علاقے کے لوگوں نے ان پر اعتماد کا اظہار کیا ہے جو ایک democratic process سے ہو کر آئے ہیں لہذا یہ اُن لوگوں کی رائے کی توہین ہے اور جمہوریت کی نفی ہے کہ چیف منسٹر کی اجازت اور منشا کے بغیر ایک پتّا بھی نہیں ہِل سکتا۔ اس پنجاب کی یہی بدقسمتی ہے کہ یہاں پر جمہوری روایات کو پنپنے کا موقع نہیں دیا جا رہا، یہاں پر عوام کے مسائل کو میرٹ کی بنیاد پر حل نہیں کیا جا رہا بلکہ یہ one man show ہے جس پر ہم احتجاج کر رہے ہیں اور رانا ثناء اللہ صاحب کی اس تجویز پر بھی احتجاج کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! انہوں نے آپ کو کوئی غلط تجویز تو نہیں دی اور چیف منسٹر تو سارے پنجاب کے ہیں۔آپ کے بھی ہیں اور ان کے بھی ہیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم اپوزیشن لیڈر صاحب خواہ مخواہ بُرا مان گئے ہیں۔ اس میں کوئی درخواست کی بات ہے اور نہ ہی حاضر ہونے کی بات ہے۔ میں نے تو ان سے یہ کہا ہے کہ جب ان کے پاس ٹائم ہو اور جو ان کی اچھی تجاویز ڈویلپمنٹ کے حوالے سے ہیں اُن میں ان کے حلقے کی تجاویز بھی ہو سکتی ہیں اور لاہور کی بھی ہو سکتی ہیں جبکہ وہ اپوزیشن لیڈر پورے پنجاب کے ہیں۔ ہم اُن کی تجاویز سے استفادہ کرنے کے لئے ہمہ تن گوش بٹھانے، خاطر مدارت کرنے اور چائے کا کپ پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ یہ حاضر ہونے والی یا درخواست کرنے والی ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس ایوان کی اتنی بد قسمتی ہے---

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں ایک بات کی وضاحت کر دوں اس کے بعد اپوزیشن لیڈر صاحب بات کر لیں۔ دیکھیں، اب بجٹ کی preparation شروع ہو گی، ہم انشاء اللہ تعالیٰ ارادہ رکھتے ہیں کہ مارچ میں ایک سیشن ہو۔

جناب سپیکر: جی، pre-budget بحث ہو گی۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): اس سیشن میں ایوان کے تمام ممبران کو موقع دیں گے کہ وہ بجٹ پر اپنی تجاویز دیں۔ اس کے بعد ممبران کے groups بنیں گے جن کی discussion ہو گی۔ وہ meetings یقیناً government houses میں ہوں گی۔ ان meetings کو پہلے وزراء کی سطح پر meet کیا جائے گا بعد میں چیف منسٹر صاحب اس کو preside کریں گے۔ اگر یہ ان کا حصہ بننا چاہتے ہیں تو انہیں اتنی ہی عزت دی جائے گی جتنی کسی دوسرے منتخب نمائندے کو دی جاتی ہے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ یہ کہیں کہ ہم نے کسی چیز کی نشاندہی بھی نہیں کرنی، آپ کے ساتھ بیٹھنے کو بھی تیار نہیں ہیں، آپ کی چائے پینے کو بھی تیار نہیں ہیں اور اس کے بعد پھر انہوں نے احتجاج برائے احتجاج کرنا ہے تو وہ بھی سر آنکھوں پر ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ احتجاج ایسے نہیں کریں گے۔ جب انہیں کچھ ملے گا اور آپ دیں گے تو پھر نہیں کریں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کی یہ بد قسمتی ہے۔ محترم وزیر اعلیٰ پنجاب یہاں پر اگر تشریف لے آئیں تو ان کی بڑی عنایت ہو گی اور ہم ہاتھ باندھ کر آپ سے بھی یہ گزارش کرتے ہیں لیکن ہم کسی کے درِ دولت پر جانے سے اس لئے معترض ہیں کہ یہ ایوان اسی کام کے لئے ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب یہاں تشریف لائیں۔ پچھلے آٹھ ماہ کے اندر صرف پندرہ بیس منٹ کے لئے وہ اس ایوان میں آئے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ انہیں جمہوری روایات کی پاسداری کرتے ہوئے اس ایوان کے اندر آنا چاہئے۔ ہمیں ان سے ملنے میں کوئی باک نہیں ہے لیکن ہم اپوزیشن پارٹیوں کے سارے پارلیمانی لیڈر انہیں یہاں پر ایوان میں آنے پر welcome کریں گے، ان کے مشکور ہوں گے کہ وہ یہاں پر آئیں، وہ پوری اسمبلی کو اپنا دیدار کروائیں، لوگوں کے مسائل سنیں، ہماری شکایات اور پنجاب میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب سنیں۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے پاس ہمارے جانے کی بجائے وہ پنجاب اسمبلی کے ایوان میں آجائیں تو پھر ان کے یہاں پر آنے کے بعد ہم اپنی باتیں اور مسائل ان کے سامنے رکھیں گے۔

جناب محمد عارف خان سندھیلہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آپ اُن کو بولنے دیں اور مجھے ذرا سننے دیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم اپنی ساری بات ان کے گوش گزار کر سکیں گے لہذا میں آپ کے توسط سے لاء منسٹر صاحب کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کو پورے ایوان کی طرف سے یہ درخواست کریں کہ وہ ایوان میں تشریف لے آئیں تاکہ ہم اُن سے بات کر کے اپنے جذبات، مسائل اور پنجاب کی عوام کے احساسات سے انہیں آگاہ کر سکیں۔

جناب محمد عارف خان سندھیلہ: جناب سپیکر! میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان کے سامنے یہ جانا نہیں چاہتے۔ جس طرح یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم ان کے پاس کیسے جائیں اور کیسے ملیں تو یہی محترم میاں صاحب لندن میں مسلم لیگ کے دفتر میں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ اس بات کو چھوڑیں۔ بڑی مہربانی۔

جناب محمد عارف خان سندھیلہ: جناب سپیکر! کیا یہ بات سچ نہیں ہے؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! میرے خیال میں جب pre-budget بحث شروع ہو گی تو اس وقت اس معاملے کو take up کریں گے۔ اب اس کو dispose of کرتے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن کمیٹی لاہور میں کل 27 منتخب ممبر بنائے گئے ہیں جن میں ایک بھی تحریک انصاف کا ممبر نہیں ہے۔ میرے پاس اس کی لسٹ پڑی ہوئی ہے۔ مجھے نہیں پتا تھا کہ یہ چیز discussion میں آج آنی ہے۔ وہ document جو میرے پاس آیا تھا وہ میں ڈی سی او آفس سے لاکر دکھادوں گا کہ اس میں کل 27 ممبر ہیں۔۔۔

(اذانِ عشاء)

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میری آپ سے یہ گزارش ہوگی کہ تحاریک التوائے کار کے لئے صرف آدھ گھنٹہ ہوتا ہے اس لئے اگر ہم فضول باتوں میں ٹائم ضائع کر دیں گے تو فائدہ نہیں ہوگا۔ بہت مہربانی۔ محترمہ جیدہ خالد خان صاحبہ کی تحریک التوائے کار نمبر 651/13 ہے۔ کیا اس کا جواب آگیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس تحریک کا جواب موصول نہیں ہوا لہذا چند دنوں کے لئے اسے pending کر دیں۔ اسی سیشن میں انشاء اللہ اس کا جواب آئے گا۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو till next week pending کیا جاتا ہے but not this week. چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب اور سردار وقاص حسن مؤکل صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 653/13 ہے اور یہ پڑھی جاچکی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس کا بھی ابھی جواب موصول نہیں ہوا لہذا اس کا جواب بھی اسی تحریک کے ساتھ آجائے گا یا جب آپ حکم کریں۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار بھی pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 654/13 ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میری بات سنیں۔ اس کے لئے آدھ گھنٹہ بہت محدود ٹائم ہے لہذا آپ مہربانی کریں اور اس کا ابھی کافی کام پڑا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں نے صرف یہی کہنا تھا کہ اتنی دیر ہو گئی ہے مگر ابھی تک ان کے جواب کیوں نہیں آئے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب اب پہلے دن آئے ہیں۔ بعد میں دیکھیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر654 کا جواب موصول ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پڑھ دیں۔

لاہور کی منڈیوں میں چین، برما، سنگاپور اور انڈیا سے خریدے گئے غیر معیاری لہسن اور ادرک سے انسانی صحت کو شدید خطرات کا خدشہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔ جناب سپیکر! لاہور میں آج سے چند سال پہلے تک درآمدی ممالک یعنی چائنا، سنگاپور، برما اور تھائی لینڈ وغیرہ سے ادرک بغیر دھلائی کے درآمد ہوتا تھا لہذا درآمد شدہ ادرک دھو کر ہی فروخت کرنا پڑتا تھا اس طرح برآمدگی ممالک کو بہتر قیمت وصول نہ ہوتی تھی۔ اب یہ ممالک ادرک دھو کر برآمد کر رہے ہیں اور ادرک جس packing میں درآمد ہوتا ہے اسی طرح تھوک مارکیٹ میں فروخت کر دیا جاتا ہے۔ تھوک مارکیٹ میں اس کے ساتھ کسی قسم کا کوئی process نہیں ہوتا۔ پرچون فروش ادرک کو تھوک میں خرید کر صارفین کے لئے پُرکشش اور جاذب نظر بنانے کے لئے تیزاب و ٹاٹری وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں اور پہلے کی نسبت یہ زیادہ قیمت وصول کرتے ہیں۔ جہاں تک لہسن کا تعلق ہے تو یہ بھی چائنا اور انڈیا سے درآمد ہوتا ہے۔ تھوک مارکیٹ میں جس packing میں درآمد ہوتا ہے اسی packing میں فروخت کر دیا جاتا ہے۔ پرچون فروش گاہک کی سہولت کے لئے چھیل کر فروخت کر کے زیادہ منافع کماتے ہیں۔ چونکہ یہ دونوں عوامل مارکیٹ کمیٹی میں انجام نہیں پاتے بلکہ مارکیٹ سے باہر پرچون کی سطح پر انجام پاتے ہیں لہذا محکمہ زراعت مارکیٹ کا اس لحاظ سے کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ عام طور پر پنجاب میں ٹماٹر بلوچستان کے علاقہ قلعہ سیف اللہ، کوئٹہ اور سندھ کے علاقہ بدین سے آتا ہے اور اس سال ان علاقوں میں ٹماٹر کی آمد گزشتہ سال کی نسبت کم ہے۔ ٹماٹر کی اس کمی کو انڈیا سے درآمد کر کے پورا کیا جا رہا ہے تاکہ اس کی قیمتوں میں استحکام رہے۔ پنجاب میں ٹماٹر کی بوائی نومبر کے وسط میں شروع ہوتی ہے اور یہ مئی تا جولائی میں پنجاب کی منڈیوں میں دستیاب ہوتا ہے اور تب ٹماٹر کی قیمت میں کافی استحکام رہتا ہے۔ جہاں تک مقامی دکانداروں کا اس چیز سے تعلق ہے کہ وہ کوئی ملاوٹ کرتے ہیں یا تیزاب یا ٹاٹری وغیرہ سے ادرک کو دھو

کر فروخت کرتے ہیں تو ان کے خلاف حسب ضابطہ ضلع کی انتظامیہ کارروائی کر رہی ہے اور اس کا تدارک اسی لحاظ سے ممکن ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، Rule 83-C کے تحت اس تحریک التوائے کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 672/13 ہے جو کہ میاں محمود الرشید صاحب، میاں محمد اسلم اقبال صاحب اور محترمہ شُنیلا رُوت صاحبہ کی ہے اور یہ پڑھی جاچکی ہے۔

پنجاب یونیورسٹی اور یو ای ٹی لاہور کی انتظامیہ کی جانب سے ہاسٹلز کا سرچ آپریشن کرنے کی وجہ سے مشکوک افراد کا نجی ہاسٹلز کی طرف رجحان میں اضافہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! ستمبر 2013 میں یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور سے دہشت گردوں کی گرفتاری سے متعلق جو خبر اخبارات میں شائع ہوئی اس کی ہم بذریعہ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا تردید کر چکے ہیں اور اس حوالے سے یونیورسٹی کے کسی بھی ہاسٹل پر کسی ایجنسی کی طرف سے چھاپہ مارا گیا ہے اور نہ ہی یونیورسٹی کے کسی طالب علم یا outsider کو یونیورسٹی سے گرفتار کیا گیا ہے تاہم حکومت پنجاب کی ہدایت کے مطابق یونیورسٹی اور اس کے ہاسٹل میں سکیورٹی مزید بہتر بنانے کے لئے یونیورسٹی ایک واضح پالیسی بنا چکی ہے اور نہایت سختی سے اس پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی کو ایشیاء کی سب سے بڑی قدیمی درسگاہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ پنجاب یونیورسٹی کے فارغ التحصیل طلباء و طالبات وطن عزیز کے مختلف سرکاری اور نجی اداروں میں اپنے فرائض منصبی نہایت ایمانداری اور خوش اسلوبی سے ادا کر کے ملک کی ترقی اور خوشحالی میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یونیورسٹی ہاسٹل میں قیام پذیر طلباء و طالبات انتہائی ذمہ دار اور باکردار ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی میں رہائش پذیر طلباء و طالبات کی نگرانی کے لئے انتہائی تجربہ کار اساتذہ کی بطور وارڈن اور سپرنٹنڈنٹ تعیناتی کی جاتی ہے جو کہ خالصتاً میرٹ کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ وارڈن اور سپرنٹنڈنٹ صاحبان اپنے فرائض نہایت ایمانداری اور نیک نیتی سے ادا کرتے ہیں۔ جامعہ پنجاب کے ہاسٹل میں کثیر تعداد میں طلباء رہائش پذیر ہیں۔ اگر رہائشی طالب علم کو ملنے کے لئے ان کا کوئی قریبی رشتہ دار آئے تو اسے بطور مہمان ٹھہرانے کی اجازت ہاسٹل انتظامیہ سے "گیسٹ فارم" پُر کر کے دی

جاتی ہے۔ نئے آنے والے طالب علم کو بعض اوقات ہاسٹل قواعد و ضوابط کا علم نہیں ہوتا جس کی وجہ سے وہ بغیر اجازت اپنے مہمان کو ٹھہرا لیتے ہیں۔ ایسے رہائشی طالب علم کو وارننگ جاری کی جاتی ہے کہ اگر آئندہ ہاسٹل انتظامیہ کی اجازت کے بغیر مہمان کو ٹھہرایا تو ضابطہ کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں جواب تفصیل کے ساتھ آپ کے نوٹس میں آ چکا ہے اس لئے Rule 83-C کے تحت اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 13/684 ہے جو کہ پیش ہو چکی ہے۔ کیا اس تحریک کا جواب آ گیا ہے؟

صوبائی دارالحکومت کے قبرستان گندے پانی اور مچھروں کی آماجگاہ میں تبدیل

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! جی، اس کا جواب بھی آ گیا ہے۔ جملہ ٹاؤن ہائے نے اپنے اپنے علاقہ جات میں موجود قبرستانوں کو صاف کرنے کے لئے جو اقدامات اٹھائے ہیں ان کی ٹاؤن وار تفصیل حسب ذیل ہے:

ٹاؤن انتظامیہ راوی ٹاؤن کی طرف سے راوی ٹاؤن میں موجود تمام قبرستانوں کا روزانہ کی بنیاد پر visit کیا جاتا ہے۔ جنگلی جڑی بوٹیوں کو تلف کر دیا جاتا ہے اور کہیں بھی پانی کھڑا نہیں ہوتا۔ قبرستان میں موجود گڑھوں کو مٹی سے پر کر دیا جاتا ہے اور گندگی اٹھائی جاتی ہے۔

ٹی ایم اے شالامار ٹاؤن کی حدود میں 34 قبرستان واقع ہیں۔ رواں سیزن میں تمام قبرستانوں میں متعلقہ یونین کونسل کے سیکرٹری کی نگرانی میں تمام قبرستانوں میں سپرے اور صفائی کا کام کیا گیا ہے۔ قبرستانوں سے جڑی بوٹیاں اور جنگلی گھاس وغیرہ تلف کیا گیا ہے۔ سیکرٹری یونین کونسل کے تعاون سے قبرستانوں میں روزانہ کی بنیاد پر visit کیا جاتا ہے اور افسران بالا بھی متعدد بار visit کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ نے کافی تفصیل سے جواب پڑھ دیا ہے اس لئے Rule 83-C کے تحت اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کی ہے جس کا نمبر 13/690 ہے جو کہ پڑھی جا چکی ہے۔ کیا اس تحریک کا جواب آ چکا ہے؟

آشیانہ ہاؤسنگ سکیم لاہور کے الاٹی گھر مکمل ہونے کے باوجود قبضہ سے محروم

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک کا بھی جواب آچکا ہے۔ یہ درست ہے کہ آشیانہ ہاؤسنگ سکیم اٹاری سروبہ جو کہ فیروزپور روڈ لاہور پر واقع ہے۔ یہ سکیم 2011 میں شروع کی گئی تھی اور 350 گھر دسمبر 2012 تک مکمل ہو گئے تھے جن کی تعمیر 30 ماہ میں مکمل ہونی تھی۔ 250 گھر آباد ہو گئے ہیں اور ان تمام گھروں کی الاٹمنٹ اگست 2011 میں کر دی گئی تھی۔ مارچ 2013 میں منتخب حکومت کی مدت ختم ہونے کے بعد PLDC بورڈ آف ڈائریکٹر کے تین ممبران بمعہ چیئرمین نے استعفیٰ دے دیا تھا جس کی وجہ سے بورڈ کام کرنے سے قاصر تھا۔ ستمبر 2013 میں P.L.D.C بورڈ آف ڈائریکٹر دوبارہ تشکیل دے دیا گیا ہے اور اب PLDC بورڈ آف ڈائریکٹر مکمل تندہی سے کمپنی کے معاملات کو دیکھ رہا ہے۔ پراجیکٹ کا تعمیراتی کام حبیب رفیق پرائیویٹ کمپنی لمیٹڈ کے ذمہ ہے۔ حبیب رفیق پرائیویٹ کمپنی لمیٹڈ کا اپنے ذیلی ٹھیکیداروں سے جھگڑا ہونے کی وجہ سے عارضی طور پر کام رکا ہوا ہے۔ یہ معاملہ PLDC بورڈ آف ڈائریکٹر کے علم میں آچکا ہے اور اس سلسلے میں حبیب رفیق پرائیویٹ کمپنی لمیٹڈ سے معاملات طے پا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، Rule 83-C کے تحت اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 695/13 میاں محمود الرشید صاحب کی ہے۔

پنجاب کی جیلوں میں ایڈز کے مرض میں اضافہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں تحریر خدمت ہے کہ روزنامہ "دنیا نیوز" مورخہ 25-09-2013 کو اخبار میں شائع ہونے والی خبر بے بنیاد اور من گھڑت ہے۔ خبر کے مطابق نیشنل ایڈز کنٹرول پروگرام کے تحت کسی بھی قیدی کا میڈیکل چیک اپ نہ ہوا ہے۔ اس بات میں کوئی حقیقت نہیں ہے کہ حکومت قیدیوں میں ایڈز کو ختم کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں کر رہی۔ جیل میں تمام قیدیوں اور حوالاتیوں کے ایڈز کے ٹیسٹ کرنے کی سہولت حکومت نے میسر کی ہے۔ ایڈز کی بیماری کو confirm کرنے کے لئے چار ٹیسٹ کروائے جاتے ہیں جن میں kit method, Alicia test, C.D.U-4 test, P.C.R test اس کے علاوہ جو

قیدی اس بیماری کے شکار ہوتے ہیں ان کا باقاعدگی سے علاج کروایا جاتا ہے۔ پنجاب کی جیلوں میں قیدیوں کا جیل میں میڈیکل آفیسر باقاعدگی سے چیک اپ کرتے ہیں،ان کی صفائی کا خیال رکھا جاتا ہے۔ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے تعاون سے جیلوں میں اسیران کا H.I.V Screening کا ٹیسٹ کروایا جاتا ہے جس میں380 Screening test H.I.V436 result of Alicia test, C.D-4 test 99 released prisoner 212 died prisoner 11 confined in jails 213 متعلقہ اسیران کا علاج معالجہ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے تعاون سے جیلوں میں شروع کیا گیا ہے۔ایڈز کے مریضوں تک کسی بھی قسم کا نشہ اور سرنج کی رسائی ختم کرنے کے لئے اور باقی حوالاتی قیدیوں سے الگ کرکے تمام ایڈز کے مریضوں کو علیحدہ بیرک میں رکھا گیا ہے۔مزید برآں جیل میں ڈسپوزل سرنج استعمال ہوتی ہے اور ایک سرنج صرف ایک مریض کے لئے استعمال ہوتی ہے جس کے بعد یہ فوراًتلف کردی جاتی ہے تاکہ کوئی بھی بیماری ایک مریض سے دوسرے مریض کو منتقل نہ ہو۔

جناب سپیکر: یہ تحریک اور اس کے ساتھ سردار وقاص حسن مؤکل اور چودھری عامر سلطان چیمہ صاحبان کی تحریک التوائے کار نمبر704/13 بھی Rule 83-C کے تحت dispose of کی جاتی ہے۔اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔ڈاکٹر مراد راس صاحب نے مجھ سے پوائنٹ آف آرڈر پر وقت مانگا تھا جو کہ انہیں دیا جائے گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

سرکاری کارروائی

ہنگامی قانون

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

ہنگامی قانون(ترمیم)شہری ترقی پنجاب مصدرہ2014

جناب سپیکر: نہیں،آپ تشریف رکھیں اور بعد میں آپ کی بات سنی جائے گی۔اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

Minister for Law may lay the Punjab Development of Cities (Amendment) Ordinance 2014.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Development of Cities (Amendment) Ordinance 2014.

MR SPEAKER: The Punjab Development of Cities (Amendment) Ordinance 2014 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Housing Urban Development and Public Health Engineering with the direction to submit its report within one month.

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون لاہور گریژن یونیورسٹی مصدرہ 2014

MR SPEAKER: Next is the Lahore Garrison University Bill 2014. Minister for Law to introduce the Lahore Garrison University Bill 2014.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I introduce the Lahore Garrison University Bill 2014.

MR SPEAKER: The Lahore Garrison University Bill 2014 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Education for report within one month.

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو چکا ہے لہذا اب اجلاس مورخہ 10۔فروری 2014 سہ پہر 3:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔